راہ دعوت کے غازیوں کے لئے

[العنوان الفرعي للمستند]

تاليف: أ. هُناء الصنيع

تقدیم

فضیلة الشیخ ڈاکٹر عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین

الحمد لله الذي بنعمته اهتدى المهتدون وبعدله ضـل الضـالون نحمده ونشـكره على فضـله وعطائه الميمون ونشـهد أن لا إله إلا الله وحده تعالى عما يقول الظالمون ونشـهد أن محمدا عبده ورسوله الذي قام بالدعوة إلى الله واهتدى بدعوته الصالحون صلى الله عليه وسلم وعلى آله وأصحابه الذين قاموا بعده بالبيان والجهاد حتى أذعن لهم المخالفون.

وبعد:

اللہ تعالی نے مجھے یہ موقع دیا کہ ایک نیک بہن کی تیار کردہ اس مبارک تحریری سلسلہ سے میں واقف ہوسکوں' جنہوں نے پیہم کوششوں کے بعد اپنے وسیع مطالعہ کی روشنی میں یہ نفع بخش علمی توشہ پیش کیا ہے' ان کی باتوں سے یہ آشکارا ہوتا ہے کہ دعوتی میدان میں انہیں طویل تجربہ ہے' وہ روشن افکار کی حامل ہیں' ان کے اندر بھلائی کی رہنمائی اور تحصیلِ خیر کی نشاندہی کرنے کی تڑپ پائی جاتی ہے' انہوں نے مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا ہے' کئی میدانوں میں اپنے قلم کی جولانی دکھائی ہیں اور متعدد نسخے پیش کی ہیں جنہیں بآسانی اختیار کیا جاسکتا ہے' اگر کچھ لوگوں کے لئے ان نسخوں کو برتنا دشوار بھی ہو تو تجربہ اور ممارسہ سے ان کے لئے بھی یہ طریقے آسان اور خوش مزاق بن جائیں گے اور ان کے بہتر نتائج سے ان کی شگفتہ مزاجی اور دوآتشہ ہوجائے گی۔

مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ تمام مسلم مردوعورت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ایسے سودمند اور کارآمد اًسباب ووسائل اختیار کریں جن کے ذریعہ اسلامی معاشرے پر چھائے ہوئے جہل مرکب سے مسلمانوں کو نجات دلاسکیں' دلوں پر حاوی ایسی غفلت ونسیان سے ان کی حفاظت کرسکیں کہ جس کی کوکھ سے لاپرواہی پیدا ہوتی اور اًسباب ناکارہ ہوجاتے ہیں' اور اس قنوطیت ومایوسی کے گھیرے سے ان کو باہر لاسکیں جس سے عزلت پسندی کو شہ ملتی اور جو اًسباب کی تاثیریت سے دور حاضر کے انسان کو نا

امید کردیتی ہے‘اس تحریری سلسلہ میں دعوتی طریقوں کے جونمونے پیش کے گئے ہیں‘انہیں اپنا کر خیر وبرکت کے خرمن سے خوشے چنے جاسکتے اور بڑے بڑے فوائد سے دامن مراد کو بھرنے کی توقع کی جاسکتی ہے۔

مجھے اس بات میں کوئی تعجب نہیں کہ یہ بیش بہا نصیحتیں اور قیمتی رہنمائیاں اس دینی بہن کے قلم سے نکلی ہیں اور بھلا تعجب ہو بھی کیوں جب کہ وہ جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ کے کلیہ اُصول الدین میں قسم العقیدۃ والمذاہب المعاصرہ سے فارغ التحصیل ہیں‘ اللہ انہیں اپنی توفیق اور اصابت رائے سے نوازے‘ان کی جدوجہد پر انہیں بڑے اجر وثواب سے بہرہ مند کرے‘اور مومنہ خواتین کی صفوں میں پرہیز گار‘عبادت گزار اور غائبانے میں (امانتوں کی) حفاظت کرنے والیوں کی تعداد بڑھادے۔

والله اعلم وصلى الله على محمد وآله وصحبه وسلم۔

۲۷/۳/۱۴۲۱ھ

تحریر: عبداللہ بن عبدالرحمن الجبرین

مقدمہ

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، أما بعد:

مومنہ خاتون کی زندگی راہ الہی میں جہاد کرنے سے عبارت ہے' وہ ایک عمل صالح سے فارغ ہوتی ہی ہے کہ کسی دوسرے کار خیر میں لگ جاتی ہے' سب سے بڑا نیک کام یہ ہے کہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا جائے۔

اللہ فرماتا ہے: ﴿فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ﴾ [سورة الشورى:15].

ترجمہ: پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ کو کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں۔

شیخ ابن سعدی رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ: (درست دین اور سیدھے راستے کی طرف بلائیں جس کی خاطر اللہ نے کتابیں نازل کی اور رسولوں کو مبعوث فرمایا' آپ اسی کی طرف اپنی امت کو دعوت دیں اور انہیں اس کے لئے آمادہ کریں اور جو اس کو قبول کرنے سے ابا کرے اس کے اوپر محنت کریں اور خود اس پر جمے رہیں۔ گویا اللہ نے آپ ﷺ کو یہ حکم دیا کہ دین پر ثابت قدم رہ کر اپنے ایمان کی تکمیل کریں اور دوسروں کی ایمانی تکمیل کے لئے انہیں اس دین کی دعوت دیں' یہ ایک معلوم بات ہے کہ جس چیز کا حکم اللہ نے اپنے رسول کو دیا ہے وہ حکم ان کی امت کو بھی شامل ہے جب تک کہ خصوصیت کی کوئی دلیل نہ وادر ہو جائے)۔

اے مومنہ خاتون! آپ اس بات پر مامور ہیں کہ بہ قدر استطاعت اور حسب صلاحیت لوگوں کو دین الہی کی طرف بلائیں اور انہیں اسلام کی دعوت دیں۔

اس کتاب میں آپ کی طبیعت اور مزاج کے تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر کچھ مناسب دعوتی نسخے اور طریقے پیش کئے گئے ہیں۔ آیئے ہم سب مل کر باہمی تعاون سے اللہ کی طرف لوگوں کو بلائیں اور انہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں تاکہ ہم عذاب الہی کی زد میں آکر ہلاک ہونے سے بچ سکیں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿فَلَمَّا نَسُوا۟ مَا ذُكِّرُوا۟ بِهِۦٓ أَنجَيْنَا ٱلَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ ٱلسُّوٓءِ وَأَخَذْنَا ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ بِعَذَابٍۭ بَـِٔيسٍۭ بِمَا كَانُوا۟ يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾﴾ [سورة الأعراف:165].

ترجمہ: سو جب وہ اس کو بھول گئے جو ان کو سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچالیا جو اس بری عادت سے منع کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو کہ زیادتی کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا اس وجہ سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: (اللہ نے بری عادت سے منع کرنے والوں کی نجات اور زیادتی کرنے والی کی ہلاکت کی وضاحت فرمائی ہے، لیکن خاموش رہنے والوں کے تعلق سے سکوت اختیار کیا ہے، کیوں کہ وہ تعریف کے مستحق نہیں کہ ان کی تعریف کی جائے اور نہ انہوں نے کسی جرم کا ارتکاب کیا کہ ان کی مذمت کی جائے، لیکن اس کے باوجو علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ ایسے لوگوں کا انجام ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہو گا یا نجات دہندوں کے ساتھ)۔

ابن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(یہ بندوں کے تئیں اللہ کی سنت رہی ہے کہ جب سزا نازل ہوتی ہے تو بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والے اس سے بچالئے جاتے ہیں)۔

اے میری عزیزہ!

آپ میرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھیں اور دینی اخوت کی قوت اور دعوت الہی کے عزم صادق کے ساتھ اسے دبائیں اور آئیں ہمارے ساتھ دعوتی نسخوں پر مشتمل ان صفحات کی ورق گردانی کریں اور عمل کے

لئے کمربستہ ہو جائیں.. اللہ کا فرمان ہے:﴿ وَقُلِ ٱعۡمَلُواْ فَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمۡ ﴾ [سورة التوبة:105]. یعنی: کہہ دیجئے کہ تم عمل کئے جاؤ تمہارے عمل اللہ خود دیکھ لے گا اور اس کا رسول (اور ایمان والے بھی دیکھ لیں گے)۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم

هناء الصنيع

ریاض-۱۴۱۸ھ

داعیہ اور خاموش...آخر کیوں؟

مجھے آپ کے بارے میں اتنا تو ضرور معلوم ہے کہ آپ کے پاس علم بھی ہے اور زبان وبیان کی فصاحت بھی' پھر یہ خاموشی اور شرمندگی کیوں؟

شرم وحیاء کے معنی یہ نہیں کہ آپ اسلامی بہنوں کو اچھی اور بھلی باتیں بتانے اور دعوتی مشن میں اپنا حصہ داری نبھانے سے باز رہیں' جب کہ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَٱللَّهُ لَا يَسۡتَحۡيِۦ مِنَ ٱلۡحَقِّۚ﴾ [سورة الأحزاب: 53].

ترجمہ: اور اللہ تعالی بیانِ حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔

اس بات سے ہوشیار اور محتاط رہیں کہ کہیں آپ کو سستی اور کمزوری اپنے شکنجے میں نہ لے لیں....

میں آپ سے کچھ ایسی باتیں کرنے کے ارادے میں ہوں جن سے آپ کے اندروں میں چھپے خیر و بھلائی کے جذبات کو مہمیز اور تحریک ملے...

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ باطل پسند لوگ کس طرح باطل کے معاملے میں ایک دوسرے کو پیچھے چھوڑنے کی ہوڑ مچائے ہوئے ہیں...؟

رقص وسرود کی ان مستانیوں کو دیکھیں کہ اپنے کام میں کس قدر جان نچھاور کئے جارہی ہیں' ان فسق پرست مغنیات اور اداکاراؤں کو دیکھ لیں کہ اپنے پیشہ کی خاطر ہر قسم کی قربانی دیئے جارہی ہیں اور نہ اللہ سے شرم کرتی اور نہ ہی اس کے مخلوق کا کوئی لحاظ رکھتی ہیں۔

ان کی جاں نثاری کا یہ عالم ہے جب کہ وہ باطل پر ہیں....!

تو بھلا آپ اتنی کیوں شرماتی ہیں جب کہ آپ حق پسند ہیں....؟

اے خاموش داعیہ..

ہم میں سے ہر ایک اسلام کی ایک عظیم سرحد کی نگہبانی پر مامور ہے' آپ ہوشیار رہیں کہ آپ کی کسی کوتاہی کے سبب اسلام کا یہ سرحد دشمن کی زد میں آجائے..

آپ زندگی کے مختلف میدانوں میں اپنی صلاحیت کی جولانیاں دکھائیں' دائیں بائیں جدھر بھی آپ کی نگاہ پڑے گی آپ کو گمراہی کا ایک عالم دکھائی دے گا جو اس امید سے آپ کی طرف لپک رہا ہو گا کہ بہ اذن الٰہی آپ اسے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں۔

جب بھی آپ کسی درس یا لکچر میں حاضر ہوں...

تو اپنے ساتھ کاغذ اور قلم ضرور رکھیں تاکہ بنیادی افکار و خیالات کو تحریر کر لیں' جب گھر لوٹیں تو اپنے اہل خانہ کے درمیان داعیانہ کردار ادا کریں' اور اس درس سے آپ کو اللہ نے جو علم نوازا ہو اس سے والدہ اور بہنوں کو باخبر کریں' آپ علم کے معاملے میں ان کے ساتھ بخالت نہ کریں کیوں کہ یہ ایک اہم چیز ہے۔

کیا آپ نے کبھی یہ سوچا ہے کہ آپ ایک خاص (پرسنل) ڈائری رکھیں گی جس میں کچھ کیسٹوں سے سن کر یا اہم کتابوں سے پڑھ کر اپنے پسندیدہ موضوعات پر مشتمل مختصر نوٹ تیار کریں گی... پھر دروس کی شکل میں ان موضوعات کو اہل خانہ' سہیلیوں' رشتہ داروں اور پڑوسنوں وغیرہ کے سامنے پیش کریں گی۔

کیا آپ کو بھی...؟

اللہ نے شریعت کا کچھ علم عطا کیا ہے...؟ اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو کیا آپ نہیں چاہتی کہ دعوت الٰہی کے مشن میں رسول اللہ ﷺ کی جانشینی کریں؟

یقیناً آپ کا جواب اثبات میں ہو گا۔

اس لئے اپنے گھر کو ہی اللہ عزوجل کی طرف دعوت دینے کے لئے سنٹر بنا لیجئے، حسب حالت وسہولت ہفتہ میں ایک دن یا مہینہ میں دو دن مقرر کر لیں..

میرا کہنا ہے کہ: اس دن کو وعظ ونصیحت اور طلب علم کے لئے خاص کر لیں، اپنی پڑوسنوں اور رشتہ داروں کو مدعو کریں اور مختلف شرعی علوم کے کچھ حصے مختص کر لیں، حفظ قرآن اور تفسیر سے لے کر عقیدہ اور سیرت نبوی ﷺ ہر علم سے انہیں آشنا کرائیں۔

ان خواتین کی خدمت میں کچھ مفید ومؤثر آڈیوز اور ویڈیوز اور نفع بخش کتابچے پیش کرنا نہ بھولیں۔

کوشش کریں کہ اس اجتماع میں ہلکا پھلکا ہی چائے ناشتے کا بندوبست ہو، اسراف وتبذیر سے مکمل گریز کریں۔ کیوں کہ لوگوں کی یہ عام روش بن چکی ہے کہ جب کسی کے گھر زیارت کو جاتے ہیں تو شکم سیری پر ہی اکتفا کرتے اور عقل وروح کی غذا کا کوئی سامان نہیں کر پاتے ہیں۔

آپ سے یہ بات مخفی نہیں کہ وعظ ونصیحت کی مجلسوں کی ایک خاص پہچان ہوتی ہے اور وہ یہ کہ اس کے لئے جو وقت مختص ہو اسے پورے طور پر استعمال میں لایا جائے کیوں کہ عام طور پر وہ بہت مختصر ہوا کرتا ہے۔

میری پیاری بہن! اپنی سامعات کے ساتھ نرم مزاجی اور خوش اخلاقی سے پیش آئیں اور یاد رکھیں کہ ان کی نگاہیں آپ پر ٹکی ہوتی ہیں، اس لئے ان کے سامنے کوئی برائی نہ ظاہر کریں۔ اللہ آپ کی رہنمائی فرمائے۔ میں نے آپ کے سامنے اپنی بات رکھ دی، کیا آپ عمل کے لئے آمادہ ہیں؟

یا ابھی بھی امید کا سلسلہ دراز ہے..

میں یہ کہتی ہوں کہ: آپ آغاز کریں اور اس کے بعد اللہ آسانیاں پیدا کرتا جائے گا۔ ان شاء اللہ

ہر چھوٹے بڑے کام میں نیت کرنا نہ بھولیں۔

کیوں کہ اگر آپ کی نیت اچھی ہے تو آپ کے اعمال حسنات میں درج ہوتے ہیں..

اگر نیت درست نہیں ہے تو سارا کیا دھرا وبال جان بن جاتا ہے..

اور اگر نیت ہو ہی نہیں، نہ اچھی نہ بری، تو محنت رائے گاں ہو جاتی ہے..

کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ کی زندگی کے یہ قیمتی اوقات یوں ہی رائے گاں چلے جائیں...؟

اس لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے تمام معاملات میں نیت کرنا نہ بھولیں خواہ یہ بہ ظاہر بہت چھوٹے اعمال ہی کیوں نہ ہوں، اس سے آپ کی پوری زندگی اور روزانہ کے تمام معمولات عبادت میں تبدیل ہو جائیں گے۔

یاد رکھیں کہ ایک ساتھ تمام لوگوں کو خوش رکھنا بہت دشوار کام ہے..

یہ دعوت کی راہ میں ایک مشکل بن کر سامنے آسکتا ہے، اس لئے یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ لوگوں کو خوش کرنا ایک ایسا مقصد ہے جسے بروئے کار لانا ممکن ہی نہیں، ہاں لوگوں کے رب کو خوش کرنا ایسا ہدف ہے جسے اذن الہی سے حاصل کیا جاسکتا ہے، اس لئے فلاں مرد اور فلانہ خاتون کو خوش کرنے کے پیچھے اپنا وقت ضائع کرکے خود کو بھی اور دوسروں کو بھی بہتر مواقع سے محروم نہ کریں۔ بلکہ اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے اپنا کام جاری رکھیں: ﴿وَٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ فِينَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَاۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ۝٦٩﴾ [سورة العنكبوت:69].

ترجمہ: اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھادیں گے۔یقینااللہ تعالی نیکوکاروں کا ساتھی ہے۔

اللہ کے ساتھ صدق روی اور سنت سے ہم آہنگی رکھنے والے اس درست عمل پر جب آپ قائم رہیں گی تو مخالفین کی خلاف ورزیاں آپ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچاسکتیں کیوں کہ دنیا کی مثال موسم گرما کے بادل کی طرح ہے جو جلد ہی آسمان سے چھٹ جاتا ہے۔

کسی ایک عمل پر ہی اپنی ساری توجہ اس طرح مرکوز نہ رکھیں کہ اطاعت کے کیف وسرور میں دیگر تمام ذمہ داریوں سے دامن کش ہوجائیں ٬اسی طرح گناہوں کے زنجیر میں اس قدر نہ الجھ جائیں کہ دعوتی کاز سے غافل ہی ہوجائیں ٬بلکہ اپنے دامن سے نافرمانی کے غبار کو جھاڑیں ٬توبہ کے پانی سے غسل کریں ٬ایک بڑے مشن کے لئے کمربستہ ہوجائیں اور اپنے دل میں اسلام کی فکر کو اس قدر پیوست کریں کہ آپ کے جسم سے روح پرواز ہوجائے ٬یہ آپ کے لئے اس بات سے آسان ہو کہ آپ اللہ کی طرف دعوت دینے سے گریز کریں۔

اپنے گھر کے اندر بھی حصول علم میں مشغول رہیں ٬ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ كَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ وَٱتَّبَعُوٓاْ أَهْوَآءَهُم ﴿١٤﴾﴾ [سورة محمد:14].

ترجمہ: کیا وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہو سکتا ہے ؟ جس کے لئے اس کا برا کام مزین کر دیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں کا پیرو ہو ؟

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: ((جس کی نیت درست ہو اس کے لئے علم کے مقابل کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ آپ سے پوچھا گیا: ایسا کیسے ؟ آپ نے کہا: اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذات کے ساتھ دوسروں کو بھی جہالت سے دور کرے))۔

آپ بھی ایسی نیت رکھیں اور اس طرح کا عمل انجام دیں، پھر آپ کا شمار بھی دین الہی کی نشر واشاعت کے لئے راہ الہی میں جہاد کرنے والیوں کی صف میں ہونے لگے گا۔

اب ہم اس بات پر متفق ہو چکے ہیں کہ علم شرعی کی بہت اہمیت ہے، اس لئے یہ کوئی معقول بات نہیں ہوگی کہ آپ بلا علم کے دعوت کا کام کریں، بھلا آپ جس چیز سے نا آشناں ہوں اس کی طرف دعوت کیسے دے سکتے ہیں..؟

کیا آپ یہ جاننا چاہتی ہیں کہ اس سلسلے میں کون سے طریقے معاون ثابت ہو سکتے ہیں ؟؟؟

اور کون سی کتابوں کی آپ کو ضرورت پڑ سکتی ہے اور کس کتاب سے آپ کو آغاز کرنا چاہئے ؟

جہاں تک علمی کتابوں کی بات ہے تو فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ آپ طالب علم کو کن کتابوں کی نصیحت کرتے ہیں تو انہوں مختلف کتابوں کی طرف اشارہ کیا جن میں چند اہم کتابوں کا ذکر ذیل میں کیا جارہا ہے:

عقیدہ:

۱- "ثلاثۃ الأصول"۔

۲- "کشف الشبہات"۔

۳- "کتاب التوحید" محمد بن عبد الوہاب۔

۴- "شرح العقیدۃ الطحاویۃ" ابو الحسن علی بن ابی العز، ڈاکٹر محمد آل خمیس نے اس کی تلخیص کی ہے جو "شرح العقیدۃ الطحاویۃ المیسر" کے نام سے جانی جاتی ہے۔

حدیث:

۱- "فتح الباری شرح صحیح البخاری" ابن حجر عسقلانی۔

۲-"سبل السلام شرح بلوغ المرام" صنعانی۔

۳-"الأربعین النوویۃ" ابوزکریا النووی۔

فقہ:

۱-"زاد المستقنع" الحجاوی، فضیلۃ الشیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اس کی شرح اوراس کے مسائل کی وضاحت اپنی وقیع کتاب "الشرح الممتع علی زاد المستقنع" میں کی ہے۔

تفسیر:

۱-"تفسیر القرآن العظیم" ابن کثیر۔

۲-"تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان" شیخ عبد الرحمن السعدی۔

سیرت:

۱-"زاد المعاد" ابن القیم۔

گھر کے اندر رہ کر اگر کوئی علم حاصل کرنا چاہے تو اس کا ایک طریقہ یہ پیش کا جاتا ہے کہ جو کتاب آپ پڑھنا چاہتی ہیں اس کی ایک شرح اختیار کریں جو کسی فاضل عالم دین کے دروس میں رکارڈ کئے گئے ہوں، اس کے بعد کتاب پڑھنا شروع کریں اور ساتھ ساتھ شرح بھی سنتے جائیں، آپ کو ایسا محسوس ہو گا گویا آپ کسی اسلامی یونیورسٹی کے احاطے میں کلاس روم کے اندر بیٹھ کر یہ درس سن رہی ہوں، اس کے بعد کتاب کے حاشئے پر یا کسی ڈائری میں تعلیقات اور فوائد تحریر کرتی جائیں، اس طرح آپ اپنی پسندیدہ کتاب کسی شیخ کے پاس پڑھ چکی ہوں گی ... نیز علماء کرام کے پرسنل ویب سائٹ اور انٹرنیٹ پر موجود دیگر علمی ویب سائٹ سے بھی استفادہ کر سکتی ہیں۔

مثال کے طور پر عقیدہ کو لے لیجئے:

آپ کو امام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کی تالیف کتاب التوحید پڑھنے کی چاہت ہے..

اچھی بات ہے.. کتاب ساتھ رکھیں اور فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن البراک یا کسی دوسرے بڑے عالم کی شرح کی رکارڈنگ بھی ساتھ رکھیں، اسی طرح دوسری کتابوں کی بھی شروحات دستیاب ہیں، بلکہ کچھ شرحوں کی رکارڈنگ انٹرنیٹ پر بھی مہیا ہیں جن سے علم شرعی کی راہیں زیادہ آسان ہو گئی ہیں۔

ایک دوسری مثال سے کو اس کو سمجھیں، آپ کو حدیث میں:

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کی کتاب ریاض الصالحین پڑھنے کی خواہش ہے، اس کا سہل ترین طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے آپ اس کتاب کی کوئی ایک واضح اور آسان سی شرح اختیار کریں جس سے کتاب کو سمجھنے میں آپ کو مدد مل سکے، اس عظیم کام کو فضیلۃ الشیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ نے کو اپنی عمدہ کتاب: "شرح ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین" کے ذریعہ پورا کر دیا ہے۔

یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں کہ ریاض الصالحین ان کتابوں میں سے ایک ہے جو لوگوں میں زیادہ عام اور متداول ہے، کیوں کہ یہ ایک تربیتی کتاب ہے اور علماء کرام کے مابین کتاب کے مؤلف کا علمی مقام و مرتبہ بھی مسلم ہے۔

اس لئے اسے سمجھنے کے لئے آپ کو کسی عالم کی ضرورت پڑے گی، یہ طریقہ اپنی اور دوسروں کی تربیت کرنے کی راہ میں ایک داعیہ کے لئے بہترین معاون ثابت ہو گا۔

چنانچہ اس شرح سے استفادہ کرنا نہ بھولیں، کیا آپ نہیں چاہتی کہ اللہ آپ کو عالی مقامی عطا کرے..؟

﴿يَرۡفَعِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡعِلۡمَ دَرَجَٰتٖۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرٞ ﴿١١﴾﴾ [سورة المجادلة: 11].

ترجمہ: اللہ تعالی تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دئے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا' اور اللہ تعالی ہر اس کام سے جو تم کر رہے ہو خوب خبر دار ہے۔

کتاب الہی... آپ کی یہ عادت ہونی چاہئے کہ آپ ہر نفس کتاب الہی کی آیتیں دہراتے رہیں اور اس کے خوبصورت اذکار سے مشام جاں کو معطر کرتے رہیں' اس طرح اس کا اچھا خاصہ حصہ آپ کو حفظ ہو جائے گا اور اس کی تلاوت کا بڑا ثواب آپ کے نامہ اعمال میں درج ہو جائے گا..

كل العلوم سوى القرآن مشغلة

إلا الحديث وإلا الفقه في الدين

ترجمہ: سوائے قرآن وحدیث اور فقہ دین کے تمام علوم محض ایک مشغلہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اے میری پیاری بہن! راہ الہی میں آپ کو بہت سارے حزن وملال بھی لاحق ہو سکتے ہیں' اس موقع پر کون سی چیز ہے جس سے آپ اپنا غم ہلکا اور ملال دور کر سکتی ہیں..؟

یقینا یہ قرآن ہی ہے..

اس لئے آپ روزانہ قرآن کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور تلاوت کیا کریں' اس سے آپ کو شرح صدر اور دلی کشادگی حاصل ہوگی' وقت میں برکت اور نیک کام کی توفیق ملے گی' اے اللہ قرآن عظیم کو ہمارے دلوں کے لئے باد بہاری اور نور بنادے اور اس کے ذریعہ ہمارے حزن وملال کو کافور کر دے۔

میری بہن! دین کی دعوت دیتے ہوئے ایک اور اہم بات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے...

وہ یہ کہ آپ اپنی بات کو پرزور اور مؤثر بنانے کے لئے قرآنی آیات کا سہارا لیں' یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ قرآن وحدیث سے مزین کلام کا دلوں پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے' بہت سے ایسے لوگ جنہیں اللہ نے اسلام کی ہدایت سے نوازا' انہوں نے اس سچائی کا اعتراف بھی کیا ہے' اگر آپ کتاب الہی کی حافظہ ہیں تو آپ کے لئے دعوت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

اگر آپ مکمل قرآن یاد کرنے سے قاصر رہی ہیں تو احکام اور ترغیب وترہیب سے متعلق کچھ آیتیں تو ضرور ہی یاد کر سکتی ہیں' یہ نہایت اہم اور ضروری چیز ہے تاکہ آپ کی دعوتی بنیاد مضبوط اور آپ کی دلیل سامنے والے کے لئے مقنع ثابت ہو سکے' ساتھ ہی آپ یہ بھی نہ بھولیں کہ کچھ احادیث' بعض اشعار اور چند حکمتیں اور قصے یاد رکھنے سے بھی دعوتی کاز میں مدد ملتی ہے اور لوگوں سے بحث ومباحثہ کے دوران ثابت قدمی اور اطمنان قلب میں بہتری آتی ہے۔

مختصر یہ کے علم' حفظ اور حکمت کی جس قدر مضبوط بنیادوں پر آپ کی دعوتی عمارت کھڑی ہوگی اسی قدر اس کے نتائج بھی اذن الہی سے بہتر سے بہتر سامنے آئیں گے۔

میری داعیہ بہن...

آئیں ہم ایک ساتھ اس دعاء کا ورد کریں: ﴿قَالَ رَبِّ ٱشۡرَحۡ لِي صَدۡرِي ٢٥ وَيَسِّرۡ لِيٓ أَمۡرِي ٢٦ وَٱحۡلُلۡ عُقۡدَةٗ مِّن لِّسَانِي ٢٧ يَفۡقَهُواْ قَوۡلِي ٢٨﴾ [سورة طه:25-28].

ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! میرا سینہ میرے لئے کھول دے۔ اور میرے کام کو مجھ پر آسان کردے۔ اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔

یقیناً آپ کو شرح صدر کی بڑی ضرورت ہے' کیوں کہ آپ ایک ایسی راہ کی مسافر ہیں جس میں آپ کو بڑے شدید غمناک حالات سے بھی گزرنا پڑسکتا ہے' بہ طور خاص جب آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو گمراہی کا شکار پائیں گی اور وہ آپ کی نصیحت ورہنمائی قبول کرنے کے لئے آمادہ بھی نہ ہوں گے' تب آپ کو ان کی اتنی فکر لاحق ہوگی کہ آپ سخت حسرت میں مبتلا ہوجائیں گی۔

مدعو خواہ ہمارا جتنا بھی قریبی ہو اور ہم اس سے چاہے بہت محبت ہی کیوں نہ کرتے ہوں' ہمیں اللہ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ وہ اگر ہماری دعوت قبول نہ کرے تو ہم ان پر اتنا غم کھائیں کہ خود کو ہلاک کرلیں۔ ﴿فَلَا تَذۡهَبۡ نَفۡسُكَ عَلَيۡهِمۡ حَسَرَٰتٍۚ﴾ [سورة فاطر:8].

ترجمہ: آپ کو ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالنی چاہئے۔

﴿فَلَعَلَّكَ بَٰخِعٞ نَّفۡسَكَ عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِمۡ إِن لَّمۡ يُؤۡمِنُواْ بِهَٰذَا ٱلۡحَدِيثِ أَسَفًا ٦﴾ [سورة الكهف:6].

ترجمہ: پس اگر یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اسی رنج میں اپنی جان ہلاک کرڈالیں گے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان جب انتہائی رنج وغم کے عالم میں ہوتا ہے تو شکستہ خاطر ہو کر اپنے دعوتی مشن کو ہی ترک کر دیتا ہے جس سے بڑی بڑی مصلحتیں فوت ہو جاتی ہیں' جب کہ اسے جاری رکھنے سے ہو سکتا تھا کہ آپ کے کسی محبوب شخص کو ہدایت مل جاتی۔

نیز سخت قسم کے حزن وملال کی کوکھ سے بعض دفعہ بہت سی بیماریاں بھی جنم لیتی ہیں مثلا انسان بلڈ پریشر' ذہنی تناؤ' جسمانی کمزوری اور نظام ہاضمہ کی خرابی جیسی مختلف بیماریوں کے شکنجے میں آجاتا ہے۔

جب ذہنی کشیدگی بڑھتی ہے تو بسا اوقات انسان اپنی جان گنوانے کی بھی سوچنے لگتا ہے۔ والعیاذ باللہ۔ اس لئے میری پیاری بہن! اللہ کی عطا کردہ اس قیمتی جان کی حفاظت کریں اور اسے نیک اعمال اور تقرب الہی میں لگائیں اور اگر کوئی انسان اللہ اور رسول ﷺ کی دعوت نہ قبول کرے تو آپ اس پر غم کھا کھا کر اپنی جان یوں ہی نہ ہلاک کر لیں۔

﴿فَإِنَّ ٱللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهۡدِي مَن يَشَآءُۖ﴾ [سورة فاطر:8].

ترجمہ: یقین مانو کہ اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے۔

﴿فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَقُلۡ حَسۡبِيَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۖ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُۖ وَهُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡعَظِيمِ ١٢٩﴾ [سورة التوبة:129].

ترجمہ: پھر اگر وہ روگردانی کریں تو آپ کہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

کیا آپ جانتی ہیں کہ نصرت ومدد اور تائید وحمایت دعوتی کاز کے اہم اسباب وعناصر شمار کئے جاتے ہیں' اور یہ ایک عبادت بھی ہے جس پر آپ اجر سے نوازی جائیں گی' ہمارے نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ((مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' وہ نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے رسوا ہونے دیتا ہے..)) مسلم۔

مومن کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرے، اور جو سب سے زیادہ نصرت وحمایت کا حقدار ہو سکتا ہے وہ دعوت الہی کے مشن سے جڑے ہوئے حضرات وخواتین اور علماء اخیار ہیں، گویا نصرت ومدد بھی ایک کامیاب دعوتی عمل ہے، جسے کبھی کبھار صرف ایک تائیدی جملہ سے بھی ادا کیا جاسکتا ہے، وہ یوں کہ جب آپ اپنی دینی بہن کو کسی بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہوئے دیکھیں تو ان کی حوصلہ افزائی میں کوئی بھلی بات ان کے گوش گزار کر کے گزر جائیں...

اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اس دعوت میں ان کا ساتھ دیں اور ان کی بات خود بھی توجہ سے سنیں اور دوسری خواتین کو بھی یہ تلقین کریں کہ ان کی بات بغور سنیں اور اس سے استفادہ کریں۔

اس طرح کی باتیں بہ ظاہر معمولی سی لگتی ہیں لیکن حقیقی معنوں میں یہ ایسی بنیادی چیزیں ہیں جن کی ضرورت ہر اس داعیہ کو پڑ سکتی ہے جو خواتین کے کسی اجتماع میں خطاب کرنا چاہتی ہوں، انہیں تعاون اور تائید کے لئے ایسی خواتین درکار ہوتی ہیں جو سامعات کو خاموشی اختیار کرنے اور ان کی بات بہ غور سننے پر آمادہ کر سکیں، اگر آپ ایسا کرتی ہیں تو آپ نبی ﷺ کی اس وصیت پر عمل کر رہی ہوں گی کہ:((اپنے بھائی کی مدد کرو....))۔

اس بات سے بھی ہوشیار رہنا ضروری ہے کہ کہیں آپ کسی اسلامی بہن کو دعوت الی اللہ سے متنفر اور برگشتہ نہ کر دیں اور یہ حجت پیش کریں کہ ان کی دعوت کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہونے والا کیوں کہ ان سے پہلے ان سے بھی بہتر لوگ پیش قدمی کر چکے ہیں جنہیں کامیابی نہیں مل سکی۔

نبی ﷺ کا ارشاد ہے:((اپنے بھائی کو رسوا نہ کرے...)) رسوا اور ذلیل کرنا منافق مرد اور عورت کی صفت ہے، اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

وہ نہ تو خود ہی کچھ کرتے ہیں اور نہ اس بات پر راضی ہوتے ہیں کہ دوسرے لوگ ان کی کمی پوری کریں، بلکہ ان کا سارا زور اس بات پر صرف ہوتا ہے کہ تعلیم وتعلم اور دعوت دین کی راہ میں جو بھی پیش قدمی کرے اسے ذلیل ورسوا، دل برداشتہ اور شکست حوصلہ کر دیا جائے۔

یہ بھی اسلامی بہن کی رسوائی ہی کی ایک شکل ہے کہ جب داعیہ بہن مجلس میں مفید باتیں پیش کر رہی ہوں، اسی اثنا میں کچھ خواتین یہ بات بنا رہی ہوں کہ انہوں نے ہی اس داعیہ کو اپنے علم و فہم سے میدان دعوت کے لئے کارگر بنایا ہے، در اصل یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی بہن کو سب سے زیادہ رسوائی میں مبتلا کرتے ہیں، بایں طور کہ خود بھی بے کار کی باتوں میں مشغول رہتیں اور اجتماع میں موجود دوسری خواتین کو بھی اپنی باتوں میں پھنسائے رکھتی ہیں، بلکہ بعض دفعہ دنیا جہان کی یہ لامتناہی باتیں پوری کرنے کے لئے مجلس سے اٹھ کر دوسری جگہ چلی جاتی ہیں، اور آدھا گھنٹا بھی انہیں یہ برداشت نہیں ہوتا کہ ذکر الہی کی محفل میں صبر کے ساتھ بیٹھ سکیں کہ ان کا شمار بھی اللہ کی یاد کرنی والیوں میں ہو سکے اور اس طرح وہ دوسروں کے لئے بھی معاون ثابت ہو سکیں کہ وہ مجلس سے مستفید ہوں، خطاب کو بہ غور سنیں جس سے خشوع وانابت کی کیفیت پیدا ہو اور اذن الہی سے مجلس فائدہ مند اور ثمر آور ثابت ہو سکے۔

بر عکس اس بد نظمی اور افراتفری کے جس کے سبب مجلس کی روحانیت جاتی رہتی ہے اور ذکر الہی کی یہ محفل اپنی معنویت کھو بیٹھتی ہے!

کیا یہ ایک قسم کی رسوائی نہیں ہے جس سے داعیہ کی نشاط و سر گرمی مضمحل ہو سکتی ہے..؟

اس لئے ضروری ہے کہ آپ اللہ کی طرف بلانے والی بہنوں کو دعاؤں سے نواز کر...ان کا دفاع کر کے ..ان کی خیر خواہی کے ذریعہ...انہیں حوصلہ دے کر...اور ان کا ساتھ دے کر ان کی نصرت وحمایت میں حصہ لیں تاکہ اس نصرت کی برکت سے ہم سب مستفید ہو سکیں، اور ایسا نہ ہو کہ معاشرہ کے ان چیدہ چنیدہ لوگوں کی نصرت وحمایت سے دامن کش رہنے کے سبب ہم غفلت کی مٹی تلے مدفون کر دئے جائیں، کیا آپ ان کی نصرت وحمایت کے لئے تیار ہیں..؟

مجھے آپ کی آنکھوں کی چمک سے جواب مل رہا ہے: (میں اپنی بہن کی مدد کروں گی..)

خاوند کے تعلق سے دعوتی نسخے....!

یہ بڑا پیارا کام ہو گا کہ آپ اپنے شوہر کی گاڑی میں کچھ مفید کیسٹ رکھ دیں اور بغیر کچھ کہے ہوئے وقتاً فوقتاً اسے بدلتے رہیں۔

کیا فوٹو فریم کے نسخہ سے آپ واقف ہیں؟

متوسط حجم کا ایک فوٹو فریم اپنے شوہر کے بیڈ کے قریب ٹیبل پر رکھ دیں' اور اس فریم کے اندر اپنی خوبصورت تحریر میں فائدے کی کوئی بات یا کسی کتاب کا اقتباس یا شوہر کی محبت اور احترام میں کوئی پیارا سا جملہ رقم کر دیں' ہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ ہر دفعہ الگ الگ تعبیرات استعمال کریں' نیز آپ فوٹو فریم کا یہ نسخہ مہمان خانہ یا اپنے گھر کے ہال میں بھی استعمال کر سکتی ہیں بایں طور کہ اس میں ایسے مناسب اقتباس لکھ چھوڑیں جس سے گھر کے سارے لوگ مستفید اور لطف اندوز ہوں۔

ہفتہ واری اجتماع کی مناسبت سے اپنے شوہر کے اہل خانہ کو کوئی لذیذ پکوان پیش کریں' اس میں آپ کا بہت زیادہ خرچ بھی نہیں ہے' بلکہ اس سے آپ کو خرچ سے زیادہ منافع حاصل ہوں گے .. عام مسلمانوں' اپنے شوہر اور ان کے اہل خانہ کو خوشی پہنچانے پر آپ احتسابِ اجر کر سکتی ہیں' اپنے شوہر کو خوش کرنے پر ثواب کی نیت کر سکتی ہیں جو آپ کے اس عمل سے بے حد خوش ہوں گے اور اپنے گھر والوں میں آپ کو اپنے لئے باعث فخر سمجھیں گے' آپ اس کام میں لوگوں کو کھانا کھلانے کی عبادت کی نیت بھی کر سکتی ہیں' جو کہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کا ایک اہم سبب ہے' ہمارے نبی ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ہمیں آپس میں محبت و خیر سگالی اور تحفے تحائف کا تبادلہ کرتے رہنا چاہئے۔

جب مؤذن اللہ اکبر... اللہ اکبر... کی ندا لگائے

اور آپ کے شوہر آپ سے محو گفتگو ہوں' یا بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہوں...

ایسے میں آپ کمال زیرکی اور انتہائی لطف و محبت کے ساتھ ان کی گفتگو اور نشست ختم کرنے کی کوشش کریں اور انہیں ایسے مخاطب کریں گویا آپ کسی اہم کام کے لئے انہیں متنبہ کر رہی ہوں....وہ یہ کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے اور اذان کے کلمات بلند ہو رہے ہیں....سب سے پہلے آپ خود نماز کی تیاری میں لگ جائیں اور ہر طرح کی دنیاداری کو ترک کر دیں....اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح سے آپ اپنے شوہر کے لئے تکبیر تحریمہ کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے میں معاون ثابت ہوں گی۔

اپنے شوہر کو یہ احساس دلائیں کہ آپ ان سے سیکھتی ہیں

ان سے کچھ دینی مسائل پوچھا کریں..ادب کے ساتھ ان سے مناقشہ کریں بالکل اسی طرح جس طرح ایک شاگرد اپنے استاد سے کرتا ہے...بے شک اس طرح سے ان کے اندر مطالعہ کا جذبہ پروان چڑھے گا تاکہ وہ آپ کے سوالات کا جواب دے سکیں بہ طور خاص جب ان کو یہ احساس ہو جائے گا کہ آپ ان سے سیکھ رہی ہیں۔

اس سے وہ بہت خوش ہوں گے اور ان کے اندر تلاش و جستجو، بحث و مباحثہ، مطالعہ اور سوال و جواب کے تعلق سے عالی ہمتی پیدا ہو جائے گی...اور آپ ان کے لئے طلبِ علم اور اپنے اوقات سے مستفید ہونے کی راہ میں معاون ثابت ہوں گی۔

والدین کی فرمانبرداری اور بھائی بہن سے صلہ رحمی کے معاملے میں ان کی مدد کریں..

اگر وہ بھول جائیں تو انہیں یاد دلایا کریں، اگر کوتاہی اور سستی کریں تو انہیں سمجھائیں اور نصیحت کریں، کیوں کہ جس شخص کے اندر اپنے اہل خانہ کے تئیں خیر و بھلائی کا عنصر نہ ہو وہ بھلا کسی اور کے کام کیسے آسکتا ہے، اور آپ ان میں سب سے پہلے نمبر پر ہیں..

نیز یہ کہ وہ زندگی بھی کیا زندگی ہے جسے آپ ایسے شوہر کے ساتھ گزاریں جو والدین کا نافرمان اور رشتہ داروں سے لاتعلق ہو، قرابت دار اس سے خفا اور رب تعالی اس سے ناراض ہوں..؟

اس لئے داعیہ کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ اپنے شوہر کو والدین کی فرمانبرداری اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کی تلقین کرکے ان کا تعلق رب سے قائم کرے تاکہ میاں بیوی کی زندگی پرسکون انداہیں گزر بسر ہو۔

میاں بیوی کے درمیان تعلق کی استواری میں دعاء کا کیا اثر ہے' اسے آپ جیسے لوگ فراموش نہیں کرسکتے۔

دعا کریں کہ اے اللہ میرے عیوب کو ان سے اور ان کے عیوب کو مجھ سے مخفی رکھ...

ان کی نگاہوں میں میرے اور میری نگاہوں میں ان کے محاسن اور اچھائیاں رچابسادے...

اور ہمیں اپنی نوازش سے خوش کردے اور اس میں ہمارے لئے برکت نازل فرما... آمین

اپنے شوہر کے اندر ان کی خوبیاں اور مہارتیں تلاش کریں..

ان کی مہارتوں کو بڑھائیں اور خوبیوں کی افزائش کریں' تاکہ اللہ انہیں مبارک بنادے...

اپنے شوہر کو ایک ایسا شخص بنائیں جو امت محمدیہ ﷺ کے لئے مفید ثابت ہو سکے...

ان کے اندر جو کمی کوتاہی ہے' اسے سدھاریں سنواریں اور ان کو ترقی اور عروج سے نوازیں...

سستی وکاہلی اور دنیا طلبی پر ان کی مدد نہ کریں کہ آپ دونوں کے لئے برائی کے بڑے دروازے کھل جائیں جنہیں بند کرنا مشکل ہو۔

ہمیشہ انہیں بلند ہمتی کا حوصلہ دیں...

اذن الٰہی سے انہیں خیر وبھلائی کی راہوں میں پہل کرنے والا بنائیں...

ایسا کیوں ممکن نہیں... جب آپ کی ان کی بیوی ہیں تو ان شاء اللہ یہ آسان سی بات ہے..۔

آخری بات یہ کہ... آپ اس بات سے ہوشیار رہیں....

کہ کہیں آپ اپنے شوہر کے لئے دنیا اور اس کی شہوات ولذات کے دروازے کھولنے والی چابی نہ بن جائیں جس کے انجام میں ان کا دین بھی جاتا رہے اور ساتھ ہی آپ بھی اپنے ایمان وعقیدہ سے تہی داماں ہو جائیں۔

اولاد سے متعلق دعوتی نسخے:

اپنے بچوں کو اس بات کا عادی بنائیں کہ وہ ذمہ داری قبول کرنے اور لوگوں سے سے رودررو ہونے کے قابل ہو سکیں...اس کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں بہ کثرت علمی مجلسوں میں حاضر ہونے کی تلقین کریں تاکہ وہ اپنے عینی مشاہدے سے بات رکھنے کا سلیقہ سیکھ سکیں..

انہیں حصول علم کا شوق دلائیں' دعوت پر ابھاریں اور لوگوں کے سامنے اپنی بات پیش کرنے کا ہنر بتائیں...ان کے اندر عام سرگرمیوں اور مدرسہ کے نشاطات میں حصہ لینے کا جذبہ پروان چڑھائیں...

انہیں شرمندگی کا احساس نہ دلائیں' بلکہ سماجی زندگی کے مختلف شعبوں میں درست طریقے سے جی بھر کر اپنے فن کا جوہر دکھانے کا موقع دیں۔

انہیں احساس کہتری' شرمندگی اور بے اعتمادی سے دور رکھیں..

ان کے اندر داعیانہ اوصاف پیدا کریں جو وقت کے ساتھ تجربہ کی بھٹی میں پک کر صیقل ہو جائے اور اپنا صحیح رخ اختیار کرلے...ان کے اندر لوگوں سے رودررو ہونے اور پوری جرأت وبے باکی کے ساتھ اپنی بات پیش کرنے کا ملکہ پیدا ہو جائے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کے بعد ان کی تمام کامیابی کا سہرا آپ ہی کے سر جائے گا کیوں کہ دنیا کے تمام داعیوں کی سب سے پہلی گود اور تربتی آغوش تو آپ ہی تھیں۔

آپ کے گھر کا وہ خوبصورت گلاب جسے آپ آغوش میں لے کر اس کی خوشبو سے جان ودل کو معطر کرتی ہیں' وہ آپ کی چھوٹی بیٹی ہے جو مستقبل کی داعیہ ہے' کیا آپ نے اسے تحفہ میں

کبھی دوپٹہ اور مصلی دینے کی سوچی ہے...؟جی طرح آپ اسے مختلف قسم کے بیش بہا کھلونے دیتی آئی ہیں!!

کیا آپ نے کبھی ایسا کیا کہ اپنی اولاد کو اپنے ساتھ اسلامی لائبریری لے گئی ہوں اور انہیں اختیار دی ہوں کہ وہ اچھے قصے'فائدہ مند اور لطف اندوز کتابیں چنیں'اور ایسا کرکے آپ نے ان کے اندر مطالعہ کی چاہت بڑھائی ہو جو کہ راہ الہی کے مسافروں کے لئے سب سے بڑا توشہ ہے..؟

آپ اس بات کی حرص مند رہیں کہ ہر ہفتہ ان کے لئے کچھ ویڈیوز اور آڈیوز کا انتخاب کریں' ساتھ ہی شفقت و محبت کے ساتھ ان کی رہنمائی کریں اور اپنی اولاد کی ہدایت' دنیاوآخرت کے فتنوں اور انس وجن کے شروں سے ان کی حفاظت کے لئے صدق دل سے انہیں دعائیں دیں اور اللہ سے سوال کریں کہ انہیں حسن اخلاق کی توفیق دے اور برے اخلاق سے دور رکھے۔انہیں والدین اور مسلمانوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور امت محمد ﷺ کے لئے لئے زاد آخرت بنائے۔

آپ ایک سال تک اس نسخہ پر قائم رہیں پھر دیکھیں کہ اذن الہی سے آپ کے بچوں کے اندر کس طرح کی تبدیلیاں آتی ہیں...؟

جواب آپ کے لئے ہی چھوڑا جارہاہے۔

امتحان کے دنوں میں آپ کے بچے روزانہ کتنے صفحات یاد کرتے ہیں؟

ہر سال بلکہ ہر سمسٹر میں بچے کتنے مواد ازبر کرلیتے ہیں...؟

میں متوسطہ اور ثانویہ کے بچوں کی بات نہیں کر رہی' بلکہ میری مراد صرف ابتدائیہ کے بچے ہیں' جب یہ بچے اتنی ساری کتابیں بہ آسانی پڑھ کر کامیاب ہو سکتے ہیں... تو بھلا آپ کے یہی بچے قرآن کریم یا قرآن کے کچھ پارے یاد کرنے سے کیوں کر عاجز ہو سکتے ہیں..؟

یا کوتاہی خود آپ ہی کی ہے کہ آپ انہیں اس کی رغبت نہیں دلاتی اور نہ حفظ قرآن میں ان کی مدد کرتی ہیں' جب کہ آپ انہیں دیگر ٦ یا ١٠ یا ١٣ مادے یاد کرانے کے لئے رات رات بھر جاگا کرتی ہیں... بلکہ آپ اس راہ میں اپنی جسمانی راحت اور ذہنی سکون تک قربان کر دیتی ہیں گویا خود آپ کو ہی امتحان دینا ہو' بعض دفعہ آپ اس قدر سنجیدہ ہوتی ہیں کہ امتحان میں اعلی نمبرات سے کامیاب کرنے کے لئے اپنے بچوں کے ساتھ سختی کرنے پر بھی اتر آتی ہیں۔

میں پوری وضاحت کے ساتھ ایک سوال کرتی ہوں کہ کیا واقعی آپ اپنے بچوں سے محبت رکھتی ہیں..؟

یقینا آپ کا جواب ہاں میں ہو گا' میرا دوسرا سوال ہو گا:

کہ کیا آپ انہیں اللہ کے لئے محبوب رکھتی ہیں...؟

ذرا سوچ سمجھ کر جواب دیں' کہیں لاشعوری میں کوئی تکلیف دہ جواب نہ زبان سے نکل جائے !..

اولاد سے آپ کی سچی محبت یہ ہے کہ آپ دونوں جہان کے پالنہار کے نزدیک ان کے درجات بلند کرنے کے لئے اپنی پوری قوت صرف کر دیں' تا کہ وہ اس دن اپنا آخری انجام دیکھ کر خوش ہو سکیں جس دن کچھ چہرے سیاہ تو کچھ سفید ہوں گے..

اولاد سے سچی محبت یہ ہے کہ آپ انہیں مختلف نسخوں اور طریقوں کے ذریعہ حافظ قرآن بنانے میں کامیاب ہو جائیں جس طرح آپ کامیابی کے ساتھ انہیں متنوع قسم کے وسیع درسی مادے یاد کراتی رہی ہیں...

جو کہ اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ آپ کے اندر یہ صلاحیت موجود ہے کہ آپ بہ تدریج اپنے بچوں کو حافظ قرآن بنا سکتی ہیں، اگر آپ انہیں قرآن یاد کرانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو یہ ہر طرح کے شر و فتن، بد نگاہی اور شیطانوں سے ان کی حفاظت کے لئے کافی ہے، قرآن ان کے لئے تمام جسمانی اور نفسیاتی بیماریوں کی شفا، حافظے کی تقویت، زبان کی طلاقت اور ذہن و روح کی صفائی و پاکیزگی کا ضامن ہے۔

کون ایسی ماں ہو گی جو اپنی اولاد کے لئے یہ تمام بھلائیاں نہ چاہتی ہوں؟!

یقیناً یہ سب سے قیمتی تحفہ ہے جس کے ذریعہ ایک ماں اپنی اولاد کو دنیا و آخرت دونوں جہان کی سعادت و خوش بختی فراہم کر سکتی ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ: (جب ابن آدم کی وفات ہو جاتی ہے تو اس کے سارے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین عمل کے) ان میں ایک وہ نیک اولاد ہے جو اس کے لئے دعا کرے، آخر یہ کون سی اولاد ہے جس سے آپ یہ توقع رکھتی ہیں کہ آپ جب قبر میں مدفون ہوں گی تو یہ اپنی دعاؤں سے ان شاء اللہ آپ کو راحت و امان پہنچائے گی اور اللہ کے نزدیک آپ کی رفعت درجات کا باعث ہو گی۔

یہ کون سی اولاد ہے..؟

کیا یہ آپ کی وہ اولاد ہے جس کا سارا دن کارٹون فلم اور کمپیوٹر گیم کے سامنے گزرتا ہے...؟

یا وہ اولاد ہے جس کا کل وقتی مشغلہ فٹ بال کھیلنا اور دیکھنا ہے...؟

یا یہ آپ کی وہ نیک و پاک طینت اور فرماں بردار اولاد ہے جو دن بھر مسجد کے اندر حلقہ تحفیظ میں بیٹھ کر برالوالدین کی آیتوں کو دہرتی اوراپنے انفاس کو ان کی خوشبوؤں سے معطر کرتی ہے ‘پھر بار گاہ یزدی میں ہاتھ اٹھا کر ہر روز بلکہ ہر نماز میں صدق دل سے آپ کے لئے دعائیں کرتی ہے۔

مبارک بادی اور خوش خبری ہے ایسی ماؤں کے لئے جن کے گھر کتاب الٰہی کے حفاظ سے آباد ہوں‘ الحمد للہ ایسی ماؤں کی کوئی کمی نہیں جن کے گھر کلام الٰہی کی تلاوت سے ایسے ہی گونجتے ہیں جیسے شہد کی مکھیوں سے پھولوں کا گلشن گونج رہا ہوتا ہے‘ہم اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرتے ہیں۔

اے اللہ کی طرف دعوت دینے والی پیاری ماں...

کم از کم ایک گھنٹہ اپنے بچوں کے ساتھ ضرور بیٹھیں‘خواہ ہفتہ میں ایک دن ہی کیوں نہ ہو۔

انہیں پوری آزادی اور مکمل اطمنان کے ساتھ اپنی بات رکھنے کی چھوٹ دیں اور اس اجتماع کو رودادِ ماضی کی مجلس سمجھ لیں لیکن اس کا ایک مقصد ضرور ہونا چاہیئے جو آپ سے مخفی نہ ہو۔

پیاری ماں! آپ یقین مانیں کہ ان ہفتہ واری اجتماعات کے ذریعہ آپ کو اپنی ہر اولاد کی الگ الگ شخصیت سے واقفیت مل جائے گی اور یہ اندازہ ہو جائے گا کہ آپ کا تربیتی مشن اپنے متوقع انجام کو پہنچ چکا ہے یا آپ اب تک اپنے تربیتی مقاصد میں کامیاب نہیں ہوئی ہیں‘ جس

کے مختلف اسباب ہوسکتے ہیں، یا تو آپ نے کماحقہ ان کی تربیت نہیں کی ہوگی، یا تربیت کے اسباب ووسائل میں کوئی کجی اور کمی رہ گئی ہوگی... اس کے علاوہ دیگر اسباب بھی ہوسکتے ہیں۔

اہم بات یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے، آپ کو اس خلا کا ادراک ہو جائے گا اور آپ ممکنہ تدابیر کے ذریعہ عقائد واعمال کے اس خلا کو پاٹنے میں کامیاب بھی ہوسکتی ہیں۔ اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔

میری عزیزہ... جب آپ کا بچہ لوگوں کی نگاہوں کے سامنے کچھ سیکھنے میں غلطی کر جاتا ہے تو آپ پشیمانی وپریشانی کی شکار ہو جاتی ہیں اور لوگوں کے سامنے ہی اسے ڈانٹ پلانے لگ جاتی ہیں، جان لیجئے کہ آپ کی اس حرکت سے اس بچے کی صلاحیتیں اور مہارتیں دم توڑنے لگتی ہیں ،کیوں کہ بچہ کوشش کرتا، گرتا اور ٹھوکر کھاتا ہے، والدین اسے مسلسل مہمیز اور مفید صلاح ومشورے دیتے رہتے ہیں تب جاکر وہ آگے بڑھتا، کچھ سیکھتا اور اس کی مخفی مہارتیں نکھر کر سامنے آتی ہیں۔

بچوں کی انفرادی صلاحیتوں کو پرکھنا نہایت ضروری ہے تاکہ آپ اس کی صلاحیتوں کے آئینہ میں ہی اسے دیکھیں نہ کہ دوسروں کی صلاحیت سے اس کی پیمائش کریں۔

اس کی شخصیت کی خصوصی مہارت اور نمایاں لیاقت کی روشنی میں آپ اس کی چھپی صلاحیت اور دبی ہوئی ہنرمندی کو جلا دے سکتی اور اسے اس سمت میں رہنمائی کرسکتی ہیں جو اس کی ذات کے لئے نفع بخش اور اس کے دین وایمان کے لئے مفید ہو۔

میری عزیزہ...

مائیں جب اپنے بچوں کی لیاقتوں کا موازنہ دوسرے بچوں کی صلاحیتوں سے کرنے لگتی ہیں تو نتیجہ میں انہیں ایک ایسا بچہ ملتا ہے جو اندر سے ٹوٹ چکا ہوتا ہے' اس کے حوصلے پست ہو چکے ہوتے ہیں' اس کی خود اعتمادی کافور ہو گئی رہتی ہے اور اسے اپنے کسی کام میں اطمنان نہیں رہتا ہے کہ وہ صحیح ہے یا غلط' کیوں کہ اس کی ماں اس کے اندر سے اپنی پسند کا کوئی دوسرا بچہ نکالنا چاہتی ہیں جس میں وہ ناکام ہو جاتی ہیں اور ساتھ ہی اس بچہ کی اصلی شخصیت اور فطری صلاحیت کو بھی موازنے کی چکی میں کچل کر ناکارہ کر دیتی ہیں' انجام کار وہ اس عجلت باز مسافر کی طرح ثابت ہوتی ہیں جو نہ تو مسافت طے کر پاتا اور نہ ہی اپنی سواری کو بچا پاتا ہے۔

ہاں.... یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ علمی مجالس میں شرکت کرنے کی حرص مند ہیں...

لیکن.. کیا آپ نے اپنی بیٹیوں کو اپنے ساتھ لانے کی فکر کی تا کہ ان کے اندر بھی وعظ و نصیحت کی مجلسوں کی محبت پیدا ہو اور عینی مشاہدے اور ذاتی تجربے سے ان میں خطابت کا فن پیدا ہو سکے.. میرے خیال سے یہ ان کے لئے نہایت ہی ناگزیر ہے.. کیوں کہ آپ مستقبل کی داعیات کی ماں ہیں... کیا یہ سچ نہیں ہے..؟

اپنے بچوں کو عادی بنائیں..

ا- کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی ‘کیوں کہ یہ ایک عبادت ہے اور اس سے کھانے میں شیطان شریک نہیں ہوتا ہے۔انہیں کھانے سے فارغ ہونے کے بعد الحمد للہ کہنے کا عادی بنائیں کیوں کہ اس سے ان کے ذہن ودل میں توحیدِ ربوبیت راسخ ہو گی ...اگر ان کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو آپ انہیں کہیں کہ اسے صاف کرکے کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے۔

۲-جب آپ کا بیٹا زمین پر گر جائے تو آپ چیخنے چلانے کے بجائے سب سے پہلے اس کے کان میں بسم اللہ کی آواز پہنچائیں اور اسے یہ تعلیم دیں کہ جب بھی وہ ٹھوکر کھائے اور گر پڑے تو یہی کلمہ دہرائے۔

۳-اپنی ساری اولاد کو عمومی طور پر اور بیٹیوں کے اندر خصوصی طور پر شرم وحیا کی تربیت دیں اور انہیں تمام قریبی اور دور کے رشتہ داروں سے پردہ کرنے کی تعلیم دیں اور ان کے سامنے اس موضوع کو بڑے اہتمام سے بیان کریں اور انہیں بتائیں کہ بے پردگی حرام اور ستر پوشی واجب ہے۔

۴-اپنی اولاد کو ہرگز یہ اجازت نہ دیں کہ وہ ماں کہ کر بلانے کے بجائے آپ کو صرف نام سے پکاریں کیوں کہ اس سے بہ تدریج ان کے اندر آپ کا احترام کم ہوتا چلا جائے گا‘ اسی طرح انہیں یہ بھی اجازت نہ دیں کہ وہ اپنے والد کو ابا کہ کر پکارنے کے بجائے محض نام لے کر آواز دیں‘ اس لئے کہ یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے۔

۵- مفید قصے، ڈائری اور کاپیاں، پینٹنگ بکس اور قلم پینسل وغیرہ انہیں خرید کر دیں اور ان کے اندر پڑھنے لکھنے کی محبت پیدا کریں، جب بارہا ان چیزوں پر ان کی نگاہ پڑے گی اور بار بار وہ ان کا استعمال کریں گے تو ان کے اندر ان چیزوں کی محبت پیوست ہوتی چلی جائے گی اور وہ ان کے درست اور مفید استعمال کے عادی ہوتے جائیں گے۔

۶- اپنے بچوں کے اندر جمالیاتی حس اجاگر کریں اور انہیں اس بات کا عادی بنائیں کہ صاف ستھری حالت اور خوبصورت مظہر میں ہی لوگوں کے سامنے جائیں، کیوں کہ ماں خواہ جس قدر بھی خوبصورت اور نظافت پسند ہوں، ان کے بچہ کا ظاہری مظہر اور اس کے صاف ستھرے لباس پوشاک ہی یہ طے کرتے ہیں کہ وہ واقعی صفائی پسند ہیں یا اس سے لاپرواہی برتنے والی ہیں۔

۷- اپنے بچے کے سامنے کسی دوسرے سے اس کی شکایت نہ کریں، کیوں کہ اس سے اس کے اندر غلبہ اور ہٹ دھرمی کی کیفیت پیدا ہوگی اور وہ یہ محسوس کرے گا کہ آپ اس سے ہار مان چکی ہیں، جس سے اس کی سرکشی اور دو آتشا ہو جائے گی، جب کہ وہ اس سے پہلے آپ سے تھوڑا ہی سہی ضرور ڈرا کرتا تھا۔

۸- اپنے بچہ کو اس کی رغبت دلائیں کہ وہ اپنے پاس ایک خاص ڈائری رکھے جس میں مفید اقتباس، سود مند حکمتیں، دلچسپ قصے، پیارے اشعار اور الجھی پہیلیاں نوٹ کیا کرے، اسے پوری چھوٹ دیں کہ اخبارات اور کتابوں سے جو چاہے نقل کرے، جب تین صفحات مکمل ہو جائیں تو اسے کہیں کہ آپ کو پڑھ کر سنائے، ان میں جو اچھی باتیں ہوں انہیں باقی رکھیں اور غیر ضروری باتوں کو نشان زد کر دیں، اس طرح سے اس کے اندر آپ ایک بڑا ملکہ پیدا

کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے جس سے وہ مستقبل میں مستفید ہو سکتا ہے، جیسے مطالعہ کی چاہت، لکھنے کا ہنر، وسعت معلومات اور کھڑے کھوٹے کی تمیز۔

اندرون خانہ اپنائے جانے والے دعوتی نسخے ..

مناسب شکل ورنگت کا ایک چھوٹا سا باکس (صندوق) اپنے گھر کے اندر ایسی جگہ پر رکھیں جہاں ہر فرد کی نظر پڑ سکے ' اس پر جاذب نظر انداز میں یہ لکھ چھوڑیں:((صندوق برائے صدقات))۔

آپ کے گھر میں صدقات کے اس باکس کی موجودگی آپ کے اولاد کے اندر خوئے سخاوت کو پروان چڑھائے گی اور سب سے پہلے اس کا فائدہ آپ کو پہنچے گا جب آپ سن رسیدہ ہو جائیں گی'اس وقت آپ کو ان کے جود وعطاء کی ضرورت ہو گی'تو کیوں نہ ابھی سے ہی آپ انہیں اس کا خوگر بنائیں؟

میری پیاری بہن...ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس خرچ کرنے کے لئے بہت زیادہ مال نہ ہو'لیکن آپ صدقہ وخیرات پر دوسروں کی مدد تو ضرور کر سکتی ہیں' آپ کے گھر میں جو بھی داخل ہو گا اس کی نگاہ لامحالہ اس صندوق پر پڑے گی'ہو سکتا ہے وہ اس میں کچھ دان بھی ڈالیں'بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ بھی اپنے گھر میں اس ترکیب کو نافذ کریں'اس طرح آپ اس حدیث کے ضمن میں آجائیں گی کہ جس نے کسی اچھی سنت کی ابتداء کی اسے بروز قیامت اس کا اجر بھی ملے گا اور اس پر عمل کرنے والے کا بھی اجر ملے گا۔

نوٹس بورڈ:

کیا خیال ہے کہ اگر آپ ایک نوٹس بورڈ مہمان خانے میں اور دوسرا گھر کے برامدے میں لٹکائیں' اسے چند فتاوی سے مزین کریں' اس بورڈ پر کچھ کیسٹ کا اعلان بھی چسپاں کریں' کیسٹ کا کوور(غلاف)لے کر بورڈ پر ٹانک دیں'اس پر حکمت اور فائدے کی باتیں بھی جرائد

ومجلات سے اخذ کر کے چسپاں کر سکتی ہیں' اتنا خیال رہے کہ حروف بڑے ہوں تاکہ بہ آسانی پڑھا جا سکے' بورڈ کو دلکش اور جاذب نظر بنانے کے لئے ان فتاوی اور حکم وفوائد کے درمیان کچھ جمالیاتی عناصر بھی شامل رکھیں۔

دیوار پہ چسپاں کئے جانے والے اس بورڈ سے' جس کے مشتملات کو آپ وقتا فوقتا تبدیل کرتی رہیں گی' آپ کے شوہر' بچے' والدین اور بھائی بہن سب مستفید ہوں گے' مہمان خانہ میں آپ نے جو بورڈ لگایا ہو گا اس سے آپ کے گھر آنے والے سارے لوگ مستفید ہو سکتے ہیں' آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ کے نامہ اعمال میں ایک سنت حسنہ کی ابتداء کرنے کا اجر وثواب درج ہو گا۔

مہمان خانہ میں ایک چھوٹی سی لائبریری ترتیب دیں:

کم از کم کسی ٹیبل پر چند کتابیں رکھ چھوڑیں.... اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کچھ دیر کے لئے مہمان کو تنہا چھوڑ کر جائیں گی تاکہ آپ ان کے لئے قہوہ تیار کریں اور دستر خوان پڑوسیں ... اس درمیان آپ کے مہمان انتظار کرتے کرتے ملول ہو جائیں گے ...

انتظار کی اس گھڑی میں اگر ان کے قریب مصحف اور کچھ چھوٹی موٹی مفید کتابیں موجود ہوں جن کے مشتملات بہتر اور غلاف دلکش ہوں تو یہ سب سے بہترین دعوتی نسخہ ثابت ہو گا' کیوں کہ مہمان ان کتابوں کو الٹ پلٹ کر ضرور دیکھیں گے اور آپ ایک مسلمان کے لئے اپنا وقت مفید کام میں صرف کرنے کی باعث قرار پائیں گی اور اذن الہی سے اجر کی مستحق ٹھہریں گی۔

داعیہ بہن... تواضع پسندی اور گھریلو سازوسامان میں بے تکلفی، عملی دعوت کا ایک کامیاب وسیلہ ہے' کیوں کہ یہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں صاف طور پر یہ تصویر جھلکتی ہے کہ آیا یہ گھر ایک راست باز داعیہ کا ہے یا کسی اور کا..؟

نیز اپنی ذات' اولاد اور گھر کے سلسلے میں آپ کی نظافت و نفاست اور تنظیم و ترتیب بھی ایک ایسی چیز ہے جو آپ کے گھر آنے والے ہر انسان کے دل میں گہرا اثر چھوڑتی ہے۔

ایک دعوتی مظہر اور نسخہ یہ بھی ہے کہ گھر کا مین گیٹ جو سڑک پر کھلتا ہو' اندرونی جانب سے اس کے بالکل سامنے لکڑی یا المونیم کا ایک دیوار نما ساتر لگائیں تا کہ جب کبھی اچانک دروازہ کھل جائے تو گھر کا اندرونی منظر نہ نظر آ سکے۔

کامیاب داعیہ' وقت کی اہمیت سے خوب باخبر ہوتی ہیں' اس لئے آپ دیکھیں گے کہ وہ بغیر کسی جلد بازی اور رخنہ اندازی کے اپنے کاموں میں سرگرم اور منصوبوں کی تکمیل میں نشیط ہوتی ہیں' بالکل شہد کی اس مکھی کی طرح جو پوری چابکدستی اور پھرتی کے ساتھ ایک پھول سے دوسرے پھول کی طرف پر مارتی رہتی ہے' چنانچہ جتنا وقت آپ کسی ایک عبادت میں لگاتی ہیں' اتنے ہی وقت میں آپ دو یا اس سے زیادہ بھی عبادت بجالا سکتی ہیں' کیوں کہ وقت ہی آپ کی زندگی ہے اور گھر آپ کی مملکت' اس لئے اپنی اس مملکت میں اپنے فن کے جوہر بکھیریں اور اسے نیکیوں سے آباد رکھیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ اپنے مہمان کے سامنے خوش مزاق حلویات کی دلنشیں ٹوکری پیش کرتی ہوں گی' میں آپ کو ایک دوسری قسم کی حلویات کا پتہ دیتی ہوں: کچھ کیسٹ اور

مفید کتابچوں کو سجی سجائی ٹوکری میں رکھ کر اپنے مہمان کی خدمت میں پیش کریں... یہ تحفہ ان کے روح ودل کے لئے شیریں حلویات سے بھی زیادہ حلاوت آمیز ثابت ہو گا۔

آپ ایسا بھی کر سکتی ہیں کہ چند فائدہ مند کیسٹ اور کتابچوں پر مشتمل کچھ جاذب نظر لفافے ترتیب کے ساتھ ایک ٹیبل پر رکھ دیں اور اپنے مدعووین سے کہیں کہ یہ ہدیہ قبول کریں۔

ایک نسخہ کچن کے لئے بھی!!

چوں کہ آپ اپنی زندگی کا اچھا خاصہ وقت کچن میں صرف کرتی ہیں' اس لئے آپ کے کچن میں ایک خاص ٹیپ رکارڈر ہونا چاہیئے تا کہ آپ قرآن کریم کی تلاوت سنیں یا اپنی پسند کی کیسٹ لگا سکیں جو دروس اور دلکش اشعار وقصائد پر مبنی ہو' ان کیسٹوں کو آپ ایک خانے میں ترتیب وار سجا کر رکھیں تا کہ گھر کی ہر خاتون کچن میں کام کرتے ہوئے ان سے مستفید ہو سکے' ہو سکتا ہے کہ جب کوئی خاتون آپ کے گھر تشریف لائے تو انہیں آپ کا یہ انداز بھا جائے اور وہ بھی آپ کے نسخہ پر عمل کرنے لگے' جس سے آپ کو ایک عمدہ سنت کو زندہ کرنے کا ثواب ملے۔

اس نسخہ کو بروئے عمل لا کر آپ بہت ساری نیکیاں بٹور سکتی ہیں کیوں کہ اس طریقہ سے آپ ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہیں گی اور آپ کا وقت یوں ہی رائگاں نہ جائے گا۔

کچن کا ایک دوسرا نسخہ...

کوشش کریں کہ آپ نہایت تیزی کے ساتھ لذیذ پکوان تیار کر سکیں اور آپ کا بہت زیادہ قیمتی وقت اس کام میں نہ صرف ہو' اس طرح آپ اپنے شوہر کی نگاہوں میں ماہر باورچی بھی بن جائیں گی اور ساتھ ہی ایک کامیاب داعیہ کا بھی فریضہ انجام دے رہی ہوں گی جنہیں خوب معلوم ہو گا کہ اپنے وقت کی حفاظت کیسے کرے' اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾﴾ [سورة الذاريات:56].

ترجمہ: میں نے جنات اورانسانوں کو محض اسی لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔

اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ: انہیں کھانے کے لئے پیدا کیا۔

اس لئے ہر چیز کو اتنا ہی حق دیں جتنا کہ اس کا حق بنتا ہے' سیدھی رہیں اور حق کے قریب ہو جائیں۔

اہل خانہ کے ساتھ

خاندانی اجتماعات اور علمی محفلوں میں اپنائے جانے والے دعوتی نسخے:

آپ کے نزدیک سب سے اہم اور قابل توجہ آپ کے اہل خانہ ہوتے ہیں' اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾﴾ [سورة الشعراء:214].

ترجمہ: اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرادے۔

اس لئے آپ ان کی زیادہ فکر کریں اور جس طرح شیر اپنے لئے شکاری ڈھونڈتا پھرتا ہے اسی فکر مندی کے ساتھ آپ دین وایمان کے باب میں ان کی انفرادی کمزوریوں کو بھانپنے کی کوشش کریں اور نت نئے اسلوب سے ان کمزوریوں کو دور کرنے میں جٹ جائیں۔

ان سے براہ رسات بات چیت کریں... بلاواسطہ طور پر انہیں اپنا پیغام پہنچائیں... ان کے سامنے بہترین نمونہ اور آئیڈیل پیش کریں... انہیں قصے اور حکایتیں سنائیں... کیسٹ اور کتابیں ہدیہ دیں۔

جب ہم پیہم اور مختلف انداز سے حکمت ودانائی کے ساتھ کسی کوشش میں لگے رہتے ہیں تو بالعموم مشیئت الہی سے اس کے بڑے عمدہ نتائج سامنے آتے ہیں، کم از کم اس کے بعض نتائج تو ضرور دیکھنے کو ملتے ہیں...

لیکن آپ کو مایوس ہر گز نہیں ہونا ہے.... ان سے بات چیت جاری رکھنی ہے' ان کی پریشانیوں سے آگاہی لیتے رہنا ہے' اس کے بعد یہ کوشش کرنا ہے کہ ان کا ہاتھ تھام لیں اور راہ راست کی رہنمائی کریں... نتیجہ کے لئے جلدی نہ کریں، کیوں کہ راہِ دعوت کی ایک رکاوٹ عجلت پسندی بھی ہے۔

ہو سکتا ہے کہ بیج آپ بوئیں اور پھل کسی اور کو ملے... ہو سکتا ہے کہ آپ کی زندگی میں ہی فصل پک جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کی موت کے بعد کسی اور کے ہاتھوں یہ فصل تمام ہو... لیکن ہر حال میں بیج بونے کا سہرا تو آپ ہی کے سر جائے گا...

آپ کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کے سجل حسنات میں دعوت الہی کا ثواب درج ہو گا' یقینا یہ ایک بڑا اجر ہے۔

رسول گرامی ﷺ کا ارشاد ہے: ((جو شخص ہدایت کی طرف بلائے اسے ہدایت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور ہدایت پر چلنے والوں کا ثواب کم نہ ہو گا...)) مسلم

میری داعیہ بہن.... آپ کے یہاں خاندانی اجتماع تو ضرور ہوتا ہو گا۔

ہو سکتا ہے کہ ہر ہفتہ ایک مختصر اجتماع ہوتا ہو' اور مہینہ میں ایک بار بڑا سا اجتماع ہوتا ہو جس میں خاندان کے زیادہ تر لوگ' بلکہ تمام رشتہ دار یکجا ہوتے ہوں...

ان اجتماعات میں آپ کا کیا کردار ہوا کرتا ہے؟

یہ سود مند تجارت کی منڈی ہے ' یہاں اپنی دکان چمکائیں اور اپنی سرگرمیوں سے ہمیں خوشی پہنچائیں ' آپ اور آپ جیسی تمام داعیہ اپنے وجود سے امت محمدیہ ﷺ کا سر فخر سے بلند کر دیں کہ جن کی ساری فکر مندی کا محور دین اسلام ہو' آپ سر کا تاج' نورِ جبیں اور مردہ دلوں میں اسلام کی روح ڈال کر غفلت پرستوں کے لئے زندگی نو بن جائیں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُۥ نُورًا يَمْشِي بِهِۦ فِي ٱلنَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُۥ فِي ٱلظُّلُمَٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ﴾ [سورة الأنعام:122].

ترجمہ: ایسا شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دے دیا کہ وہ اس کو لئے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں سے نکل ہی نہیں پاتا؟۔

خاندانی اجتماعات سے فائدہ اٹھانے کے لئے آپ کی خدمت میں کچھ دعوتی نسخے پیش کئے جارہے ہیں:

أ- **مفید باتیں:** مختصر سا خطاب تیار کریں جسے پیش کرنے میں آدھا گھنٹہ سے زیادہ نہ لگے ' اس کے ذریعہ آپ یہ پیغام پہنچائیں کہ دنیا جلد فنا ہو جانے والی ہے... جنت اور عمل صالح کی رغبت دلائیں... جہنم کی ہولناکی اور گناہوں کی سنگینی سے باخبر کریں... کوئی ایسی سنت زندہ کریں جو لوگوں میں ناپید ہو رہی ہو... طہارت کے ان مسائل پر روشنی ڈالیں جن سے عام خواتین ناآشنا ہوں... وغیرہ

ب- **کیسٹ کا مسابقہ:** علمی موضوع پر مشتمل کوئی بہترین کیسٹ منتخب کریں' جو آپ کے اہل خانہ کے علمی معیار کے مناسب ہو اور جس میں ان کے اندر پائی جانے والی کمزوریوں پر گفتگو کی گئی ہو۔

کبھی عقیدہ کے باب میں ' کبھی فقہی مسائل سے متعلق اور کبھی ترغیب وترہیب کے موضوع پر کیسٹ بجائیں....

کیسٹ کے اس مسابقہ کے لئے جب سوال بنائیں تو ایسے سوالات منتخب کریں جن کے جوابات مختصر ہوں' کیوں کہ اس مسابقہ کا مقصد کیسٹ سن کر اس سے مستفید ہونا ہے' نہ کہ پوری کیسٹ کو آنسر شیٹ میں نقل کرنا' اس لئے کہ اس سے ایک قسم کی بے توجہی اور سستی پیدا ہوگی اور کمزور عزم وہمت والی خواتین مسابقہ میں شریک ہونے سے کترانے لگیں گی۔

ج-حفظ قرآن کریم کا مسابقہ:

اس سے متعلق بعض نسخے ذیل میں ذکر کئے جارہے ہیں:

۱- جن سورتوں اور آتیوں کے خاص فضائل وارد ہوئے ہیں' ان کا مسابقہ' مثلا: سورہ ملک' آیۃ الکرسی' سورہ بقرہ کی آخری آیتیں' سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتیں وغیرہ۔

۲- جزء تبارک (۲۹واں پارہ) کا مسابقہ' اس کا طریقہ یہ ہو کہ ہر اجتماع میں صرف ایک سورہ سنانا مقصود ہو۔

۳- جزء عم (۳۰واں پارہ) کا مسابقہ' بزرگ و سن رسیدہ حضرات و خواتین کے لئے یا ان کے لئے جنہیں یاد کرنے میں پریشانی ہو' یا جن کی مشغولیات زیادہ ہوں اور جو کثیر العیال ہوں.... اس کا طریقہ یہ ہو کہ مصحف کی ترتیب کے حساب سے ہر اجتماع کے لئے چھوٹی چھوٹی سورتیں متعین کر دی جائیں' اس طرح بہ تدریج وہ جزء عم مکمل یاد کر لے جائیں گے۔

مثلا: یہ اعلان کر دیا جائے کہ اگلے اجتماع میں ہم یہ سورتیں سنائیں گے: ناس' فلق' اخلاص' مسد' نصر' کافرون' کوثر' ماعون اور سورہ قریش۔ دوسری نشست میں سورہ کی طوالت کے بہ قدر سورہ کی تعداد کم کر دی جائے۔

۴- بعض حضرات کو پہلے سے ہی اللہ نے یہ سورتیں یاد کرنے کی توفیق دی ہو گی اور وہ ان کے حافظ ہوں گے' ایسے لوگوں کے لئے سورہ بقرہ وغیرہ کا مسابقہ رکھا جائے اور ہر اجتماع میں ایک صفحہ یا نصف صفحہ سنانے کا مطالبہ کیا جائے۔

۵- اگر افراد خانہ اور رشتہ داروں کے مابین قوت حافظہ میں بڑا فرق پایا جاتا ہو' تو قرآن کریم کے مسابقہ کو دو قسموں میں بانٹا جا سکتا ہے' ایک جزء عم اور دوسری جزء تبارک کی' تاکہ سارے لوگ یکساں مستفید ہو سکیں اور جو دونوں قسموں میں شریک ہونا چاہے اسے یہ اختیار دیا جائے اور یہ بہت اچھی بات ہو گی۔

د-مسابقہ: یہ مسابقہ مختصر سے چند سوالات پر ہی مشتمل ہونا چاہئے اوران سے کوئی فائدہ بھی حاصل ہورہاہو' اس سے پہلے آپ انہیں درست معلومات دے چکی ہوں اور مسابقہ کے بعد جواب کے تعلق سے اثرانگیز دعوتی پیرائے میں معمولی ساتبصرہ بھی کریں۔

مثال کے طور پر اگر آپ کا سوال یہ ہو کہ: قیامت کے تین نام ذکر کریں؟

جب مشارکین اس سوال کا جواب دے کر فارغ ہوجائیں تو مناسب ہوگا کہ ان کے اندر خشیت الہی اور خشوع وانابت کا احساس پیدا کرنے کے لئے آپ اس پر مختصر ساتبصرہ کریں اور بتائیں کہ: یہ غور کرنے کی بات ہے کہ قیامت کو ان مختلف ناموں سے کیوں موسوم کیا گیاہے' ہر نام ایسا جو دل کو دستک دیتاہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ جس چیز کی جتنی اہمیت اور عظمت ہوتی ہے اس کے نام بھی کئی ایک ہوتے ہیں' ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں اس دن نجات یافتوں میں شامل رکھے۔

سوالات بنانے میں اس بات کا خیال رہے کہ زیادہ زور ان گوشوں پر ہو جن سے عقائد اور عبادات میں درآئی غلطیوں کی اصلاح ہوسکے' بے سود اور لاحاصل سوالات سے کلی اجتناب کریں' کیوں کہ یہ محض تحصیل حاصل کے سوا کچھ نہیں' علمی فائدے کو ملحوظ رکھنے کے ساتھ اگر کچھ دلچسپ پہیلیاں اور نشاط آمیز سوالات بھی پوچھے جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

ھ-کچھ خاندانی اجتماعات ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں خرید وفروخت کی گنجائش بھی رکھی جاتی ہے' اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کسی خاتون کے ساتھ یہ طے کرسکتی ہیں کہ وہ اپنے سامان تجارت میں آپ کی پیش کردہ کچھ کیسٹ اور کتابیں بھی رکھ لیں اور آپ ان کی حوصلہ افزائی کے لئے کچھ مالی تعاون کردیں۔

و-آپ یہ دلچسپ نسخہ بھی اختیار کرسکتی ہیں کہ خاندانی اجتماع میں حاضرین کے مابین کچھ ارقام تقسیم کریں اور اجتماع کے اختتام سے پہلے کسی ایک رقم کا انتخاب کریں اور جس کے پاس یہ رقم ہو اسے صلہ رحمی اور مجلس میں حاضری کی حرص پر ایک رمزی تحفہ پیش کریں اور اس سے پہلے ان

سے یہ طلب کریں کہ وہ صلہ رحمی، مجلس کے آداب یا تربیت اولاد جیسے کسی ایک عنوان پر جلدی میں کوئی ایک مفید نکتہ پیش کریں۔

ز- کیا آپ نے کبھی خاندانی مجلہ نکالنے کے بارے میں غور وفکر کیا ہے؟

ایسا مجلہ جسے منظر عام پر لانے میں تمام افراد خانہ شریک ہوں اور سبھوں کو اس سے یکساں خوشی ملے ' کیوں کہ یہ ان کے اس خوبصورت اجتماع کی پیداوار ہوگی 'اسی اجتماع کی گود میں اس کی نشوونما ہوگی اور اسی کے آغوش میں وہ پھل پھول کر ایک عطر بیز گلاب کی شکل اختیار کرے گا جس سے خاندان کے ہر ایک آدمی کی مشام جاں معطر ہوگی...اس کا نام خاندانی مجلہ ہو یا خاندانی یا اجتماعی پیغام یا کوئی اور نام' آپ کو پوری آزادی ہے کہ اس کا نام منتخب کرنے اور سجانے سنوارنے میں اپنے فن کے خوب جوہر دکھائیں۔

ذیل میں کچھ ایسے نسخے پیش کئے جارہے ہیں جن سے اس مجلہ کو منظر عام پر لانے میں آپ کو خاصہ مدد ملے گی:

مجلہ کی کامیابی کے لئے ان امور کا خیال رکھنا ضروری ہے:

۱- معلومات درست ہوں۔

۲- مجلہ دس صفحات سے زیادہ پر مشتمل نہ ہو' تاکہ پڑھنے والے کو اکتاہٹ نہ ہوسکے۔

۳- کوور پیج (غلاف) پر مجلہ کا نام اور شمارہ نام درج کئے جائیں' غلاف کو سجانے اور مجلہ کو دلکش بنانے میں جمالیاتی ہنر مندی کا مظاہرہ کیا جائے' پہلے صفحہ پر بسم اللہ لکھا جائے۔

۴- مجلہ کا عام مزاج دینی ہو' کیوں کہ اس کا مقصد ہی دینی بیداری کو فروغ دینا ہے' اس لئے مجلہ کی یہ شناخت بر قرار رہنی چاہئے اور اس کے موضوعات و مشتملات پر یہ چھاپ ظاہر ہونی چاہئے۔

۵-ایسے لطیفے نہ نشر کئے جائیں جن میں عموماً کذب بیانی غالب ہوتی ہے' اہل علم نے جھوٹ پر مبنی ان نکتہ آفرینیوں کو حرام قرار دیا ہے' اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:((تباہی وبربادی ہے اس شخص کے لئے جو ایسی بات کہتا ہے کہ لوگ سن کر ہنسیں حالانکہ وہ بات جھوٹی ہوتی ہے تو ایسے شخص کے لئے تباہی ہی تباہی ہے))۔اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے۔

نیز کچھ لطیفے بعض مسلمانوں کی تحقیر واستہزاء پر بھی مبنی ہوا کرتے ہیں: جیسے کہ مقام صعید (مصر) کا ایک باشندہ تھا' ایک ہندوستانی آدمی کا قصہ ہے...وغیرہ' جب کہ اللہ تعالی نے ہمیں ان چیزوں سے منع فرمایا ہے:﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٞ مِّن قَوۡمٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُونُواْ خَيۡرٗا مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٞ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُنَّ خَيۡرٗا مِّنۡهُنَّۖ﴾ [سورة الحجرات:11].

ترجمہ:اے ایمان والو!مرد دوسرے مردوں کا مزاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مزاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں۔

۶-آپ ان میں سے کچھ گوشوں کو بھی زیر بحث لاسکتی ہیں:

أ- (طبی سوال) بہ طور خاص عورتوں اور بچوں کے بارے میں ہو تو زیادہ بہتر ہوگا۔

ب- (حسن وجمال) کچھ طبعی جڑی بوٹیوں کے اوصاف بیاں کریں جو جلد کی خوبصورتی اور بال کے حسن وغیرہ کو بڑھانے میں مفید ہوں۔

ت- (کچن) کم وقت میں کچن کے ذمہ داریوں سے سبک دوش ہونے کے لئے مختصر انداز میں کوئی بہترین نسخہ ذکر کریں جس سے آپ کی بہنوں کا فائدہ ہو سکے۔

ث- نمبر کے کھیل....پہیلیاں...ذہنی ورزش...اور غیر مرتب جملے لکھ کر پوچھیں کہ اس سے مراد کیا ہے؟

۶ نمبر فقرہ میں جن چیزوں کا ذکر آیا ہے انہیں مجلہ کے اندر ۲ صفحات سے زیاد جگہ نہ دی جائے کیوں کہ یہ مجلہ کے بنیادی مقاصد میں شامل نہیں ہیں بلکہ یہ دل آویز اور نشاط آور چیزیں ہیں جو محض تکمیل کے طور پر ذکر کی جائیں۔

۷- بہتر ہو گا کہ کچھ ایسے چھوٹے قصے بھی ذکر کئے جائیں جن میں عبرت و موعظت کے ساتھ دلچسپی کا سامان بھی ہو۔

۸- مجلہ کے ان صفحات میں آپ نوع بہ نوع کے دینی اور ثقافتی معلومات نشر کریں۔

۹- ان موضوعات میں اس طرح کی نصیحتیں خصوصی طور پر ملحوظ رکھی جائیں:

أ- اپنے شوہر کو کیسے خوش رکھیں۔

ب- بچوں کی تربیت کیسے کریں۔

ت- لوگوں کے ساتھ کیسے برتاؤ کریں۔

ث- عائلی مسائل کو کیسے حل کریں۔

۱۰- مجلہ کے اندر فنی محاسن جس قدر جاذب نظر ہوں گے اسی کے بہ قدر اس کا اثر بھی بہتر سے بہتر ہو گا' یہ آپ کی محنت اور ذاتی ذوق پہ منحصر ہے' اے دختر اسلام! ہمیں اپنی مہارت کے جلوے دکھائیں۔

۱۱- آپ ایک صفحہ فتاوی کے لئے بھی مختص کر سکتی ہیں جس میں فتوی کے ساتھ مفتی کا نام اور مصدر بھی مذکور ہو۔

۱۲- یہ ضروری ہے کہ تمام افراد خانہ اس مجلہ کو منظر عام پر لانے میں اپنا تعاون پیش کریں' یا باری باری سے اس کی ذمہ داری قبول کریں' تاکہ سبھوں کو یہ احساس ہو کہ وہ اس مجلہ کا حصہ ہیں اور مجلہ ان کی کاوشوں کا حصہ ہے' یہ بھی ضروری ہے کہ ایک اعلی ذمہ دار ہو جو مجلہ کو منظر عام پر لانے سے پہلے اس کے مشتملات کی درستگی' بے تکراری' موضوعات قارئین کے لئے موزوں ہیں یا نہیں؟ ان سب چیزوں کی جانچ پرکھ کر سکے۔

آخری بات یہ کہ: عائلی مجلہ کے سلسلہ میں یہ مختلف نسخے اور مشورے ہیں' ان میں سے جو آپ کے لئے آسان اور مناسب ہو اسے اختیار کریں' میری تمنا ہے کہ آپ کی طرح آپ کا یہ مجلہ بھی عمدہ اور خوش منظر رہے' ممکن ہے کہ آپ مجلہ کے بدلے انٹرنیٹ ویب سائٹ بھی اختیار کریں جو خاندان کے لئے مختص ہو۔

ج- اے میری داعیہ بہن! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بہت سے افراد ان خاندانی اجتماعات میں شریک تو ضرور ہوتے ہیں لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایک دوسروں کے بارے میں صرف اتنا ہی جانتے ہیں کہ ان کے نام کا لاحقہ کیا ہے' حالانکہ ہر مہینہ دو مہینہ پر ان کی ملاقات ہوتی ہے' لیکن وہ کسی اجتماع میں ان سے نہ تو بات کرتے ہیں اور نہ ہی ان کے ساتھ بیٹھنا گوارہ کرتے ہیں' کبھی شرم وعار کی وجہ سے تو کبھی ہجوم احباب کے سبب...!

بعض دفعہ پورا سال گزر جاتا ہے اور ان اجتماعات کا اصل مقصد ہی پورا نہیں ہو پاتا اور وہ یہ کہ خاندان کے لوگ ایک دوسرے سے متعارف ہوں...!۔

آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ جیسی زیرک وذہین خاتون کو کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہئے؟

تو آیئے..... آپ اس بزم کے مہمان بنئے...اس مسئلہ کا حل یہی ہے کہ اجتماع کے لئے ایک مہمان منتخب کیا جائے.... آپ جو چاہیں اسے نام دے سکتی ہیں...

سامعات کے درمیان کچھ ارقام تقسیم کئے جائیں' پھر کسی ایک رقم کا اعلان کیا جائے' جن کے پاس یہ رقم موجود ہو وہ اس محفل کی مہمان بنیں اور ان کا ایک مختصر انٹرویو لیا جائے۔

ان سے درج ذیل سوالات کئے جائیں:

س ۱: آپ کا مکمل نام کیا ہے؟

س ۲: آپ کی علمی لیاقت کیا ہے؟ آپ کونسا کام کرتی ہیں؟

س ۳: کتنی اولاد ہے؟ ان کے نام کیا ہیں؟ وہ کس درجہ کے طلبہ وطالبات ہیں؟

س۴: فرصت کے اوقات آپ کیسے صرف کرتی ہیں؟ فرصت کے اوقات گزارنے کے لئے کچھ مفید نسخے پیش کریں؟

س۵: کوئی ایسی بات جو آپ سامعات کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں؟

س۶: سب سے اچھی کتاب جو آپ نے پڑھی ہو یا کیسٹ جو آپ نے سنی ہو؟

س۷: کوئی دلچسپ واقعہ یا پریشان کن حادثہ جو آپ کے ساتھ پیش آیا ہو؟

س۸: تربیت اولاد کے سلسلے میں آپ کو جو تجربہ ہے' اس روشنی میں کچھ نصیحت؟

س۹: بے شک ہم سب قرآن کریم یا کچھ سورتیں یاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں' حفظ قرآن کے تعلق سے آپ کا کیا طریقہ کار رہا ہے؟

س۱۰: کون سی ایسی شخصیت ہے جس سے آپ متاثر ہوئی ہوں اور وہ آپ کی زندگی کے لئے اعلی نمونہ ہو؟ آپ نے انہیں ہی اپنا آئیڈیل کیوں منتخب کیا؟

س۱۱: کوئی ایسی آرزو جو آپ چاہتی ہوں کہ اللہ جلد ہی پوری کر دے؟

س۱۲: کوئی ایسی دعا اور ذکر جس کا آپ ہمیشہ اہتمام کرتی ہوں؟

میری عزیزہ داعیہ... آپ ان سوالات میں سے کچھ مناسب سوالات اپنے مہمان کے سامنے رکھ سکتی ہیں۔

انٹرویو سے فارغ ہونے کے بعد ان کی عمدہ پیش کش پر انہیں کوئی رمزی ہدیہ پیش کریں۔

ط- کتابچے کا مسابقہ:

ہر موضوع پر اہم کتابیں تقسیم کی جائیں۔

مثلاً جمیل زینو کی کتاب: (العقيدة الإسلامية من الكتاب والسنة الصحيحة) جیسی اہم کتابیں فراہم کی جائیں' پھر اسی کتاب سے اگلے اجتماع میں تقریری مسابقے کے طور پر کچھ سوالات پیش کئے

جائیں' اسی طرح دوسری اہم کتابوں پر تحریری مسابقے رکھے جائیں' اور پوزیشن حاصل کرنے والوں کے ناموں کا اعلان کیا جائے اور ان کی عزت افزائی کی جائے۔

ی-مسابقے میں شرکت کرنے والی دیگر بہنوں کی حوصلہ افزائی:

اللہ تعالی کا فرمان ہے:﴿ هَلْ جَزَآءُ ٱلْإِحْسَٰنِ إِلَّا ٱلْإِحْسَٰنُ ﴿٦٠﴾﴾ [سورة الرحمن:60].

ترجمہ: احسان کا بدلا احسان کے سوا کیا ہے۔

اس لئے ہمیں ان تمام بہنوں کی عزت افزائی کرنی چاہیۓ جنہوں نے تمام مسابقات یا کچھ مسابقوں میں شرکت کی ہو' ایسا سال کے اخیر میں ہونا چاہیۓ' سب سے خوبصورت تحفہ یہ ہو گا کہ سفید گلاب پیش کیا جائے جو حیاء دار لباس میں ملبوس ہو اور اس کے ساتھ احترام و شکریہ کا شہادۃ بھی ہو... یہ معمولی سے نشاطات ہیں لیکن ان کے اندر بڑے معانی پوشیدہ ہوتے ہیں!

ک- ان خاندانی اجتماعات کے دوران آپ کو کچھ ایسے لوگوں سے بھی سابقہ پڑے گا جو فضول خرچی کی تعبیر سخاوت وفیاضی سے کرتے ہوئے ملیں گے' عشائیہ کے ساتھ ساتھ ان کے یہاں عشاء سے پہلے بھی اور عشاء کے بعد بھی اسراف کی حد تک کھانے کا انتظام رہتا ہے' کھانے پر اتنی توجہ ہوتی ہے گویا ہم شکم سیری کے لئے ہی یکجا ہوئے ہوں!

کھان پان میں تکلف برتنے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ:

ا-میزبان کو بے حد پریشانی ہوتی ہے' وہ دو دن پہلے سے ہی اس اجتماع کے انتظامات میں اتنی مصروف ہوتی ہیں کہ اجتماع کی رات آتے آتے ان کے اعصاب جواب دینے لگتے ہیں اور پریشان حالی ان کے چہرے سے پڑھی جاتی ہے' وہ اپنے مہمانوں کے ساتھ پیار کی بات کرنے کے بھی قابل نہیں رہتی' کھانا بنانے میں ہی وہ ٹوٹ چکی ہوتی ہیں' ان کی ساری فکر مندی کھانے کے ارد گرد ہی محصور رہتی ہے' انجام کار اجتماع کی کسی سرگرمی سے ان کا کوئی فائدہ نہیں ہو پاتا۔

۲- شروعات میں گھر والے تو خوب دل کھول کر مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہیں لیکن بار بار کے اس پر تکلف اجتماع کا انجام یہ ہوتا ہے کہ بالآخر خاوند ہار مان کر اپنی اہلیہ کو اس بات سے منع کر دیتے ہیں کہ خاندان والے کو اپنے یہاں مدعو کریں کیوں کہ اس پر اتنامادی خرچ آتا ہے کہ وہ ٹوٹ جاتا ہے۔

شوہر کے رویہ سے یہ بات بالکل آشکارا ہو جاتی ہے کیوں کہ انہیں صلہ رحمی کی کوئی فکر ہی نہیں ہوتی۔

۳- مختلف قسم کے پکوان کے معاملے میں عورتوں کے مابین منافست کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے' گویا وہ اپنی زبان حال سے یہ کہہ رہی ہوتی ہیں کہ ہم کسی سے کم نہیں' اس طرح اسراف و تبذیر اور فخر و مباہات کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

ان معمولی چیزوں کے درمیان اجتماعات کا غیر معمولی مقصد اساسی کہیں کھو سا جاتا ہے' بلکہ بسا اوقات اس قسم کی بے جا فضول خرچی کی چکی میں پس کر یہ اجتماعات دم توڑ جاتے ہیں۔

میری پیاری بہن... گزشتہ نشاطات کی روشنی میں آپ اپنے افراد خانہ اور خصوصا قریبی خواتین کو اتنا علمی اثاثہ دینے میں کامیاب ہو جائیں گی جس سے بہ آسانی انہیں شرعی معلومات کا بنیادی سرمایہ حاصل ہو جائے گا جس کی روشنی میں وہ بصیرت کے ساتھ بے خطر انداز میں زندگی کا سفر جاری رکھ سکتی ہیں۔

آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہو گا کہ آپ کی جھولی میں اس ندائے الٰہی پر عمل پیرا ہونے کا اجر درج ہو گا کہ:

﴿وَأَنذِرۡ عَشِيرَتَكَ ٱلۡأَقۡرَبِينَ ٢١٤﴾ [سورة الشعراء:214].

ترجمہ: اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا دے۔

یہ بھی آپ کے ذہنی سکون اور دلی اطمنان کا باعث ہونا چاہئے کہ آپ نے اپنے اہل خانہ کے تئیں بہ قدر استطاعت جد وجہد کی اور اس خاتون کی طرح حسرت ویاس کے گھیرے میں نہ بند رہی کہ جس کے اندر

اگر لاپرواہی اور کوتاہی نہ ہوتی تو اس سے اہل خانہ کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچتا اور اللہ اسے خاندان کے لئے نفع بخش بنا دیتا۔

اے میری عزیزہ! ہم بھلا کیوں کر اہل خانہ اور دوسرے لوگوں کو ان کی کوتاہیوں پر ملامت کا نشانہ بنائیں ' جب کہ خود ہماری دعوت میں کوتاہی موجود ہے اور ہم نے ان کی غلطیوں کی اصلاح کے لئے دعوت کے وہ مختلف النوع اسباب ووسائل اختیار ہی نہیں کئے جن کے کچھ نمونے اس کتاب میں پیش کئے گئے ہیں۔

میری داعیہ بہن..اجروثواب کا دروازہ بڑا کشادہ ہے

اللہ تعالی فرماتا ہے:﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ ﴾ [سورة الأحزاب:33].

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔

آپ کا گھر دعوتی سرگرمیوں کے لئے ایک زرخیز جگہ ہے' وہاں آپ والدین اور بھائی بہنوں کے ساتھ رہتی ہیں' ممکن ہے کہ کچھ اور بھی رشتے دار جیسے دادادای' چچا اور پھوپھی وغیرہ بھی آپ کے ساتھ رہتے ہوں...

گھر کے اندر محبوب نظر بچے ہوتے ہیں جنہیں آپ کی توجہ کا اصل مرکز ہونا چاہئے ' اپنی اولاد یا اپنے بھائی بہنوں کو کتاب الہی یاد کرائیں' اس کام کو آپ روزانہ کے معمولات میں لازمی جزء بنالیں' مختلف وقتوں میں چھوٹی چھوٹی کچھ متعین سورتیں دہراتی رہیں' مثال کے طور پر جب آپ انہیں کپڑا پہنا رہی ہوں' جب گاڑی میں ان کے ساتھ سفر کر رہی ہوں اور سونے سے قبل بستر پر لیٹ رہی ہوں... تو ان مواقع پر ان کے سامنے کوئی ایک متعین سورت دہراتی رہیں۔

اس طرح ایک ہفتہ بھی نہ گزرے گا اور ان شاء اللہ بچہ کو یہ سورت یاد ہو چکی ہو گی' پھر اگلے ہفتہ آپ کوئی دوسری سورت منتخب کریں' اس سلسلے کی ایک زندہ مثال میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں' وہ یہ کہ ایک دینی بہن کی بیٹی ابھی پانچ سال کی ہی ہے لیکن وہ ۴ پاروں کا حفظ مکمل کر چکی ہیں' اللہ اکبر' یہ صرف توفیق الہی کا نتیجہ اور اس کے بعد والدین کے عزم مصمم اور جہد پیہم کا ثمرہ ہی ہے ' اللہ انہیں جزائے خیر سے نوازے' اے میری پیاری بہن! آپ نہ بھولیں کہ قرآن یاد کرانا ان اعمال میں سے ہے جن کا ثواب موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اعمال جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ: وراثت میں قرآن چھوڑا ہو۔

تصور کریں کہ جب آپ مٹی کے ڈھیر تلے' زمین کے آغوش میں' قبر کے اندر ہوں گی اس وقت آپ کی اولاد اور جنہیں آپ نے کتاب الہی کی تعلیم دی ہو گی' وہ باحیات ہوں گے اور آپ کے پاس یاد کی ہوئی قرآنی آیات کی تلاوت کر رہے ہوں گے' گویا آپ کا عمل منقطع نہیں ہو گا بلکہ آپ کو نیکیاں ملتی رہیں گی' وہ بھی ایسے وقت میں جب کہ آپ کو ان نیکیوں کی اشد ضرورت ہو گی۔

مثال کے طور آپ نے کسی ایسے بچہ کو سورت اخلاص یاد کرائی جس کی عمر ابھی تین سال یا اس سے بھی کم ہے' پھر آپ کی وفات ہو جاتی ہے' جب کہ اس سورت سے اس بچہ کی آشنائی باقی رہتی ہے اور وہ اسے دہراتا رہتا ہے' جب بالغ ہو تا ہے تو نماز میں اس کی تلاوت کر تا ہے' ذکر واذکار کے دوران اسے دہراتا ہے' سونے سے قبل' فرض نمازوں کے بعد' بلکہ پوری زندگی اس سورت سے اس کی وابستگی بر قرار رہتی ہے' وہ اسے دن رات پڑھتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ کسی دوسرے کو بھی وہ یہ سورت سکھادے اور وہ بھی اس کی تلاوت میں اسی کی طرح محو رہا کرے' اس طرح سب کی تلاوت کا اجر آپ کے سجل اعمال میں بھی درج ہو تا رہے۔﴿لِمِثۡلِ هَٰذَا فَلۡيَعۡمَلِ ٱلۡعَٰمِلُونَ ٦١﴾ [سورة الصافات: 61].

ترجمہ: ایسی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے۔

اے اللہ ہمیں اپنی رضا وخوشنودی والے اعمال میں استعمال کر اور ان کاموں سے دور رکھ جن سے تیری رضا نہ حاصل ہو۔

دوستوں اور سہیلیوں کے تعلق سے دعوتی نسخے:

دانش وزیرک اور جانکار داعیہ کے سامنے اس کی دوست و سہیلی' یا والدین' خاوند یا اولاد جب کوئی شکایت پیش کرتے ہیں تو وہ بغور سنتی اور حکمت ودانائی کے ساتھ اس کا حل تلاش کرتی ہیں' معاملہ کو خوفناک بناکر مبالغہ آمیزی سے کام لینے کے بجائے زخم پر شفقت ومحبت کا مرہم لگاتی اور اس کی تکلیف دور کرتی ہیں۔

میری بہن..جو آپ کے سامنے کسی تکلیف کی شکایت کرے'آپ اسے تسلی ودلاسادیں اور مثالوں کے ذریعہ ان کے سامنے ایسے لوگوں کا ذکر کریں جنھوں نے ان سے زیادہ بڑی مصیبتیں جھیلیں' اس سے مصیبت کا احساس کم ہوگا' انہیں یہ نصیحت بھی کریں کہ وہ اس پر اللہ کی حمد بیان کرے کہ اللہ نے اسے دین وایمان اور زندگی وجان کی مصیبت سے محفوظ رکھا'ان دونوں کے علاوہ ساری مصیبتیں ہیچ ہیں'اور یہ کہ اللہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر سے نوازتا ہے۔

ایسے دوستوں پر تف ہے جو آسان معاملے کو خوفناک اور رائی کو پہاڑ بنانے میں اپنی مثال نہیں رکھتے' جس کی وجہ سے وہ اپنے دوستوں کو حالت افسردگی اور انتہائی حزن وملال کے عالم میں مبتلا کر دیتے ہیں ....!واللہ ایسے دوستوں سے دور رہنے میں ہی بھلائی ہے اور ان کے فراق پر کوئی افسوس بھی نہ ہونا چاہیئے۔

- خاندانی اجتماعات میں اپنائے جانے والے جن دعوتی نسخوں کا ذکر گزشتہ صفحات میں کیا گیا ہے' آپ چاہیں تو اپنی سہیلیوں کی مدد سے ان سرگرمیوں کو بروئے عمل لاسکتی ہیں۔
- **کیا آپ نے اپنی دوست کے ساتھ کسی معاہدہ کا تجربہ کیا ہے؟**

ہاں یہ ایک اہم معاہدہ ہے'جس کے نمایاں دفعات درج ذیل ہیں:

۱-جب بھی ہم یکجا ہوں تو کسی کی غیبت نہ کریں۔

۲- ہم ایک دوسرے کو ایسی باتوں اور کاموں کی رہنمائی کریں جن سے قربت الٰہی حاصل ہو۔

۳- ہم ایک دوسرے کے لئے آئینہ کی طرح ہوں گے اور اپنی غلطیوں کی اصلاح مل کر کریں گے۔

- **کیا آپ نے اپنی دوست کو داعیہ الی اللہ بنانے کی فکر کی؟**

ہاں، آپ یہ کر سکتی ہیں، ان کا ہاتھ تھامیں، انہیں حوصلہ دیں ع ان کی مدد کریں، ان کا مہارت ولیاقت کو بڑھائیں، انہیں علم شرعی کا شوق دلائیں، پھر دعوت الی اللہ کا پر آمادہ کریں۔

ان سے آپ کی زیادہ تر گفتگو دعوت، اس کی اہمیت اور لوگوں کی دینی ضروریات کے ارد گرد ہی ہونا چاہئے، اور یہ بتائیں کہ اگر ہم اس ذمہ داری کو ادا نہیں کریں گے تو آخر کون کرے گا؟

اے میری بہن.... اس بات سے دھوکے میں نہ رہیں کہ بہت سے لوگ اس ذمہ داری سے گریزاں ہیں، ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس کوئی معقول عذر ہو، اعتبار اس بات کا ہے کہ ہمارا انجام کس کام پر ہو رہا ہے اور آخرت میں سعادت سے کون بہرہ مند ہو گا۔

- اپنی دینی بہنوں اور دوستوں کے ساتھ آپ کا ماہانہ اجتماع ہونا چاہئے، وہ راہ سعادت میں آپ کی شریک سفر ہیں، ان شاء اللہ ان کی ملاقات بھی آپ کے لئے فرحت بخش ہو گی، ان کی صحبت سے آپ کے نشاط و سرگرمی میں جدت آئے گی، حوصلہ پرواز کو بلندی ملے گی، مسائل زیست اور کار دعوت میں ایک دوسرے کے تجربات سے باہمی استفادہ کا موقع ملے گا۔

ان بابرکت ایمانی و نورانی چہروں کا دیدار بھی کسی فائدہ سے خالی نہیں، وہ آپ کا ہاتھ تھامے جذبہ شوق و محبت سے لبریز ہو کر آپ کو تحریک دیں گے اور کہیں گے:

برکت الٰہی کا یقین رکھیں اور اس مشقت آمیز طویل راہ پر نکل پڑیں...

یہ راہِ دعوت ہے...

جنت، ناپسندیدہ اور تکلیف دہ چیزوں سے گھری ہوئی ہے...

پڑوسیوں کے تعلق سے دعوتی نسخے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی کسی پڑوسن کے لئے کسی بھی چیز کو ہدیہ میں دینے کے لئے حقیر نہ سمجھے خواہ بکری کا پایہ ہی کیوں نہ ہو) بخاری۔

آپ کے پاس بکری کے پائے سے زیادہ کی صلاحیت ہے تو بھلا آپ اپنی پڑوسن کے پاس ہدیہ بھیجنے سے کیوں کتراتی اوراپنے تحفہ کو کمتر کیوں سمجھتی ہیں؟

اگر آپ کی پڑوسن ان لوگوں میں سے ہے جن کے چہرے دیکھ کر قیافہ سے آپ یہ پہچان لیتی ہیں کہ وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے' تو اس طرح آپ ان کے لئے فراخی وکشادگی کا باعث بن سکتی ہیں' ان کی ضروریات پوری کرکے رضائے الٰہی سے فیض یات ہو سکتی ہیں اور ایسے شکستہ دل انسان کو خوش کرنے کی سعادت سے اپنی جھولی بھر سکتی ہیں جس کا حال سوائے اس کے خالق حقیقی کے کوئی نہیں جانتا۔

اگر آپ کی پڑوسن کو اللہ نے اپنے فضل وانعام سے خوش حالی بخشا ہو تو آپ کا بھیجا ہوا یہ تحفہ ان کے دل میں ایک اچھا اثر چھوڑے گا' ان کی اہمیت کا رزم ہو گا اور آپ دونوں کے باہمی رشتہ میں استواری لائے گا۔

اس پر مستزاد یہ کہ آپ اپنے اس عمل سے پڑوسیوں کے ساتھ حسن برتاؤ قائم رکھنے کی بابت وصیت بنوی ﷺ کو بروئے عمل لانے پر احتساب اجر بھی کر سکتی ہیں' یہ بات بھی آپ سے مخفی نہیں کہ پڑوسیوں کو تحفہ میں صرف کھانے کی چیزیں ہی نہیں پیش کی جاتیں' آپ یہ عادت بنا لیں کہ جب آپ کوئی مفید کیسٹ سنیں اور نفع بخش کتاب پڑھیں تو اپنی پڑوسن کو بھی اس سے مستفید ہونے کا موقع دیں' تاہم اس کام میں ان کے فکری اور علمی معیار کا خیال ضرور رکھیں۔

اپنے اس عمل کے ذریعہ آپ بہت ساری سنتوں کو زندہ اور بدعتوں کا خاتمہ کر سکتی ہیں اور گھر بیٹھے دعوت الٰہی کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دے سکتی ہیں۔

پڑوسیوں سے ملنا جلنا ایک دلچسپ اور حسین ملاقات کی حیثیت رکھتا ہے ‘ لیکن جب ان اجتماعات میں ذکر الہی کی خمیر در آئے تو ان کا حسن ومزاق اور دو آتشا ہو جاتا ہے ‘ آپ کو اللہ نے جو علم نافع عطا کیا ہے اس سے غیروں کو فائدہ پہنچائیں۔

اس کو بروئے کار لانے کے لئے پڑوسیوں کے ساتھ آپ کا ہفتہ واری یا ماہانہ اجتماع ہونا چاہئے ‘ تا کہ ایک دوسرے سے استفادہ اور افادہ کرنے کا دروازہ کھلے ‘ اس طرح سے آپ اس نور کا مقام حاصل کرلیں گی جس کی ضیاء بار کرنوں سے آپ کا پورا محلہ روشن ہو گا اور قرب وجوار کے سارے گھر اس کی روشنی سے جگمگا اٹھیں گے۔

خادموں کے تعلق سے دعوتی نسخے

میری عزیزہ آپ اپنے گھر کے اندر خادموں کو قرآن کریم یاد کرنے کا شوق دلا سکتی ہیں' مثال کے طور پر انہیں عم پارہ' یا آیۃ الکرسی اور سورت بقرہ کی آخری آیتیں یاد کرنے کی رغبت دلائیں' اہم یہ ہے کہ آپ ان کے لئے کوئی خاص حصہ متعین کریں جسے وہ حسب استطاعت ہر ہفتہ سنایا کریں...

آپ خیر کے اس کام میں ان خادموں کو بھی شامل کر سکتی ہیں جن سے آپ کی ملاقات ہفتہ میں صرف ایک دفعہ ہی ہو پاتی ہے' مثلاً آپ کے کچھ رشتہ داروں' اہل خانہ' بھائی اور بہنوں کے خادم و خادمہ وغیرہ... اس طرح سے اس کا فائدہ بڑے پیمانے پر سامنے آئے گا' اخیر میں آپ حوصلہ افزائی کے لئے انہیں کچھ تشجیعی انعامات سے نوازا کریں تاکہ سلسلہ جاری رکھنے میں ان کے لئے یہ انعامات محرک ثابت ہوں۔

خادموں کے لئے ان کی قومی زبان میں ایک مترجم قرآن ضرور مہیا کرائیں تاکہ وہ بہ آسانی قرآن کے معانی و مفاہیم کو سمجھ سکیں' ساتھ ہی ان کے لئے کچھ مترجم کتابچے اور کیسٹ کا بھی انتظام کریں جن کے ذریعہ وہ دینی تعلیمات سے آگاہ ہو سکیں' بخدا یہ آپ کے لئے شرم کی بات ہوگی کہ وہ مملکتِ توحید میں دو سے پانچ سال کی لمبی مدت گزار کر اپنے وطن کو لوٹ جائیں اور وہ دینی احکام سے تہی داماں اور محبت نبوی ﷺ سے تہی دست ہوں' اس طرح کی مترجم کتابیں اور کیسٹیں' دعوت وارشاد اور توعیۃ الجالیات (غیر ملکیوں میں دینی بیداری) کی آفسوں سے آپ بہ آسانی حاصل کر سکتی ہیں۔

گھر کی خادماؤں کے ساتھ کم از کم ہفتہ میں ایک دن ضرور بات کریں' خواہ آدھا گھنٹہ سے ایک گھنٹہ کے لئے ہی سہی' اس ملاقات میں ان کے سامنے دین کی بنیادی تعلیمات کو بیان کریں' جیسے وضوء کا طریقہ' نماز کی صحیح کیفیت' شرک اور اس کے اقسام سے آگاہی اور مختلف بدعتوں سے آشنائی وغیرہ۔

جنت و جہنم ، قبر ، قیامت ، بعث اور حساب کتاب کی تفاصیل سے انہیں باخبر کریں اور کبیرہ گناہوں کے بارے میں انہیں جانکاری دیں۔

آپ یہ نیت رکھیں کہ یہ خدام اپنے اپنے وطن کو لوٹ کر اپنے اہل خانہ کے درمیان دعوت دین کا فریضہ انجام دیں گے ، اس طرح آپ کا پیغام آپ کے گھر کی چہار دیواری سے نکل کر بلکہ ملکی سرحدوں سے باہر دور دراز ممالک تک پہنچ جائے گا۔

میری پیاری بہن... کیا آپ کو اس وقت اللہ کے سامنے شرمندگی نہیں ہوتی جب آپ اپنی خادمہ کو کسی حکم کی تعمیل میں ادنی سی کوتاہی کرنے پر پورے ایک گھنٹہ تک ڈانٹ پلاتی رہتی ہیں ، بسا اوقات زجر و توبیخ کا یہ سلسلہ کئی دنوں تک جاری رہتا ہے ، لیکن آپ خود کو پانچ منٹ کے لئے یہ زحمت دینا نہیں چاہتی کہ آپ انہیں خیر کی یہ بات کہہ سکیں کہ:

اے فلانہ ! اللہ تم پر اپنی برکت نازل فرمائے ، کام کرتے ہوئے ذکر الہی سے غافل نہ رہا کرو ، سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کی فضیلت یہ ہے کہ یہ دونوں کلمے میزان میں بہت وزنی ثابت ہوں گے اور سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ پڑھنے سے تمہارے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی.....وغیرہ وغیرہ۔

مختلف النوع دعوتی نسخے

فوٹو البم:

اس البم میں اپنے ہاتھوں سے رنگین کاغذوں پر لکھ کر یا کسی مفید مجلہ سے اقتباس لے کر یا ہجری کلینڈر سے اخذ کر کے آپ مختلف قسم کے فوائد اور متعدد نوع کے لطائف جمع کریں' فوائد پر مشتمل اس البم کو گل بوٹوں سے خوب سجائیں اور خوش منظر بنائیں' اس کے بعد اسے اہل خانہ' قرابت داروں اور بزم احباب میں پیش کریں تاکہ وہ بھی اس سے مستفید ہوں اور لطف اٹھائیں۔

آپ اس البم کو اپنے اسکول و مدرسہ میں معلمات وطالبات کے مابین بھی پیش کر سکتی ہیں' ساتھ ہی مدرسہ کے سالانہ تقریب میں نمائشی ہال کے اندر بھی اس کی نمائش کی جاسکتی ہے..

- آپ اگر معلمہ ہیں... یا طالبہ ہیں... یا طالبہ کی ماں یا بہن ہیں' تو آپ مدرسہ کے ہفتہ واری مجلہ حائطیہ کو مختلف النوع علمی نکتہ سنجیوں سے سجانے سنوارنے میں اپنی ہنر مندی کا جم کر مظاہرہ کریں۔

ہدیہ... آپ کو کیا پتہ کہ ہدیہ کسے کہتے ہیں؟

یہ زخمی دلوں کے لئے ایسے بلسمِ شافی کی حیثیت رکھتا ہے جسے زخم پر رکھنے سے جلد ہی زخم مندمل ہو جاتا ہے... یہ اس برف اور اولا کی طرح ہے جسے دہکتی آگ پر ڈالیں تو اس کی ساری حدت ہوا ہو جائے... آپ کے لئے تو یہی کافی ہے کہ حضور گرامی ﷺ اس کا حکم فرماتے اور اسے قبول کرتے تھے...

ہدیہ سے متعلق بعض دعوتی نسخے ذیل میں ذکر کئے جارہے ہیں:

ا-ایک سال کے لئے کسی ایک اسلامی مجلہ کو اہل خانہ کے کسی فرد' کسی دوست یا کسی اور ایسے شخص کے لئے بہ طور ہدیہ جاری کرائیں جس کی ہدایت وراستی کے آپ متمنی ہوں۔

آپ یہ نہ کہیں کہ : وہ پڑھے گی ہی نہیں تو کیا فائدہ ' یہ دراصل شیطانی رکاوٹ ہے ' کم از کم وہ ایک مجلہ تو ضرور پڑھے گی ' نیز یہ مجلہ ان کے شوہر ' اولاد اوران کے یہاں آنے والے مہمانوں کے ہاتھ میں بھی جائے گا اور ان شاء اللہ آپ اجر سے محروم نہ ہوں گی۔

۲- اگر کوئی شادی کا ارادہ رکھتی ہو تو اسے ازدواجی زندگی کو بہتر بنانے والی کتاب یا کیسٹ ہدیہ کریں ' اگر انہوں نے اپنی ازدواجی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے اس کتاب سے فائدہ اٹھایا تو آپ ایک ایسے راست رو اسلامی خاندان کو برپا کرنے میں اپنی حصہ داری نبھارہی ہوں گی جس کے اندر اپنے تمام مشاکل و مسائل کو درست طریقے سے حل کرنے کی قابلیت پیدا ہو چکی ہو گی ' اللہ کے بعد اس کا سہرا آپ ہی کے سر جائے گا۔

۳- اپنے بھائیوں کو والدین کی فرمانبرداری اور صلہ رحمی سے متعلق کتابیں اور کیسٹ ہدیہ کریں ' یہ دونوں موضوعات اتنے اہم ہیں کہ مؤمن کو ہی ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق ملتی ہے۔

۴- ایک عمدہ نسخہ یہ بھی ہے کہ وقتا فوقتا خاندان کے بچوں کو بہ قدر استطاعت تحفے تحائف سے نوازیں ' مثلا ایسی کیسٹ انہیں دیں جس میں چھوٹی سورتوں کی تلاوت بچہ کی آواز میں رکارڈ کی گئی ہو ' یا با مقصد قصہ بیان کیا گیا ہو یا کوئی خوبصورت نظم پڑھی گئی ہو.... ہر گھر میں بچوں کے لئے ایک تلاوت یا ایک قصہ بھیجیں...

اس طرح سے آپ کی شخصیت امت محمد ﷺ کی آنے والی نوجوان نسل کے لئے معمار ثابت ہو گی ' ان نوجوانوں کی اگر ہم نے صحیح تربیت کی ' بہ طور خاص اپنی اولاد کی ' بھتیجوں اور بھانجوں اور دیگر قریبی رشتہ داروں کی تربیت پر توجہ دی تو ان شاء اللہ یہ نسل نوجوان بن کر اس امت کے لئے مایہ فخر ثابت ہو گی۔

جب کسی خاتون کے گھر نئے مولود کی آمد ہوتی ہے تو عام طور پر ملنے جلنے والی خواتین کی قطار لگ جاتی ہے ' لیکن ہر کسی کا ملنا جلنا الگ رنگ ڈھنگ کا ہوتا ہے ' نیت میں آسمان زمین کا فرق پایا جاتا ہے ' ہر انسان کو اس کی نیت کے بہ قدر ہی اجر و ثواب عطا ہوتا ہے۔

کوئی ملنے والی ایسی بھی ہوتی ہے جو راہ ورسم میں یوں ہی چلی آتی ہے اور انتظار میں رہتی ہے کہ کب یہ گھڑی ختم ہو اور بوجھ ہلکا ہو جائے' جب کہ کوئی ایسی بھی ہوتی ہے جس کا مقصد وقت گزاری کرنا اور جی بہلانا ہوتا ہے' یہ بار بار آتی ہیں اور آتی ہیں تو جانے کے لئے جلدی آمادہ بھی نہیں ہوتی' ایسی خاتون سے نفساء بھی تنگ آجاتی ہے' اس طرح ملنے جلنے والی خواتین میں بھی کئی قسمیں ہوتی ہیں اور ان کے مقاصد بھی الگ الگ ہوتے ہیں۔ اللہ ہی حقیقت حال سے زیادہ باخبر ہے۔

لیکن... اے داعیہ آپ اس قسم کی ملاقات کو بھی اپنے لئے نیکی کمانے کا ذریعہ بنا سکتی ہیں' سوال یہ ہے کہ آخر کیسی نیکی؟

۱-مریض کی تیمار داری کا ثواب: ابن حبان نے اپنی صحیح میں صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: (جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت وتیمار داری کرتا ہے تو اللہ تعالی ستر ہزار فرشتوں کو اس کے حق میں درود پڑھنے کے لئے بھیج دیتا ہے' دن کے جس پہر میں بھی وہ عیادت کرے' شام تک یہ درود جاری رہتی ہے' رات کے کسی پہر میں اگر عیادت کیا ہو' تو صبح تک یہ درود جاری رہتی ہے)۔

فرشتوں کے درود پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ: وہ ان کے حق میں دعائیں کرتے اور ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

فرشتے جب بندہ کے حق میں دعا کرتے ہیں تو اس بندہ کی ہدایت وراستی اور تاریکی سے نکل کر روشنی کی راہ پانے کے سلسے میں ان دعاؤں کے حقیقی اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے: ﴿ هُوَ ٱلَّذِى يُصَلِّى عَلَيْكُمْ وَمَلَـٰٓئِكَتُهُۥ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَـٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۚ ﴾ [سورة الأحزاب: 43].

ترجمہ: وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے۔

۲-صلہ رحمی کا ثواب: بہ طور خاص اگر آپ کسی قرابت دار کی زیارت کر رہی ہوں، جیسے خالہ، پھوپھی، ماموں اور چچا اوران کے آل وعیال وغیرہ ہیں، یا ایسے شخص سے ملنے گئی ہوں جس کی ملاقات سے آپ کے کسی دوسرے رشتہ دار کو خوشی ملتی ہو، تو یہ ملاقات بلاواسطہ طور پر اس رشتہ دار کے تئیں صلہ رحمی کے درجے میں آئے گا، مثلا بھابھی، چچی، ممانی اور چچیری بھابھی وغیرہ کی ملاقات، اس قسم کی زیات میں آدھا گھنٹہ سے بھی کم وقت صرف ہوتا ہے لیکن اس چھوٹے سے کام کے ذریعہ آپ ان لوگوں کی صف میں شامل ہو سکتی ہیں جن کی تعریف اللہ نے قرآن کریم میں یوں کی ہے:﴿وَٱلَّذِينَ يَصِلُونَ مَآ أَمَرَ ٱللَّهُ بِهِۦٓ أَن يُوصَلَ وَيَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ وَيَخَافُونَ سُوٓءَ ٱلۡحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَٱلَّذِينَ صَبَرُواْ ٱبۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ سِرّٗا وَعَلَانِيَةٗ وَيَدۡرَءُونَ بِٱلۡحَسَنَةِ ٱلسَّيِّئَةَ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ عُقۡبَى ٱلدَّارِ ﴿٢٢﴾ جَنَّٰتُ عَدۡنٖ يَدۡخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنۡ ءَابَآئِهِمۡ وَأَزۡوَٰجِهِمۡ وَذُرِّيَّٰتِهِمۡۖ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ يَدۡخُلُونَ عَلَيۡهِم مِّن كُلِّ بَابٖ ﴿٢٣﴾ سَلَٰمٌ عَلَيۡكُم بِمَا صَبَرۡتُمۡۚ فَنِعۡمَ عُقۡبَى ٱلدَّارِ ﴿٢٤﴾﴾ [سورۃ الرعد:21-24].

ترجمہ: اور اللہ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔

اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لئے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں، ان ہی کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔

ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اوراولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے، ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے۔

کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو، صبر کے بدلے، کیا اچھا بدلہ ہے اس دار آخرت کا۔

آپ رحم (صلہ رحمی) کی اس دعا سے بھی فیض یاب ہوں گی: (اے پروردگار! جو مجھے جوڑے (رشتہ ناطہ جوڑے) تو اسے جوڑ...)

آپ اس سے زیادہ کیا چاہتی ہیں کہ اللہ خود آپ سے (رشتہ ناطہ) جوڑے؟

۳- کسی مسلمان کو خوشی پہنچانے پر ملنے والے ثواب کی بھی آپ نیت رکھ سکتی ہیں۔

جب آپ کسی بیمار انسان کی تیمارداری کرتی ہیں تو اس سے اس کو خوشی ملتی اور اس کے جسم میں نشاط کی لہر دوڑ جاتی ہے' اسے لوگوں کے نزدیک اپنی اہمیت اور ان کے دلوں میں اپنی محبت کا احساس ہوتا ہے۔

آپ اندازہ نہیں کر سکتیں کہ آپ کی بیمار پرسی سے اس کا دکھ درد کس قدر کم ہو جاتا ہے' بہ طور خاص اگر آپ کا ان سے جان و دل کا رشتہ ہو۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے ایسے ملتا ہے جیسے اسے پسند ہے تاکہ اسے خوشی پہنچ سکے' تو اللہ ایسے شخص کو قیامت کے دن خوشی بہم پہنچائے گا) اسے امام طبرانی نے اسنادِ حسن سے روایت کیا ہے۔

۴- دعوت اور عمدہ آئیڈیل:

چونکہ مسلمان خاتون' اپنے اخلاق و کردار اور لوگوں کے ساتھ اپنے معاملات میں بہترین آئیڈیل کا مظاہرہ کرکے' اللہ کی طرف لوگوں کو بلانے پر مامور ہے' اس لئے اس طرح کی ملاقاتیں اس دعوت کے لئے عملی نمونہ کی حیثیت رکھتی ہیں' اسلامی داعیہ اپنے کردار سے لوگوں کے دلوں میں خیر و بھلائی کی بیج بو کر اسے صداقت و راست بازی کے پانی سے سیراب کر سکتی ہیں اور اس طرح ان کے دلوں میں اذن الٰہی سے ایمان کا شجر ثمر آور نمو پائے گا اور آنکھوں کو اس سے ٹھنڈک ملے گی۔

۵- بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا:

اگر آپ اس نیت کے ساتھ اپنے گھر سے نکلتی ہیں کہ اگر کسی برائی کا سامنا ہو گا تو اسے تبدیل کریں گی' بھلائی کا حکم دیں گی اور نیکی کے کام میں اپنا تعاون پیش کریں گی۔

تو ان شاء اللہ آپ کو نیک نیتی کا اجر مل جائے گا خواہ آپ کو اس نیت پر عمل کرنے کا موقع ملے یا نہیں..!!

اس کی دلیل اللہ عزوجل کے اس فرمان میں موجود ہے جو حدیث قدسی میں وارد ہوا ہے کہ:

((اللہ جل جلالہ نے فرمایا: جب میرا بندہ نیکی کرنے کا قصد کرتا ہے، پھر وہ نیکی نہیں کر پاتا، تو میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں، اور جب اس نیکی کو کرتا ہے تو ایک کے بدلے دس نیکیوں سے سات سو نیکیوں تک لکھتا ہوں....)) مسلم

٦- ان تمام نیکیوں اور خوبیوں کے ساتھ ایک تحفہ کا بھی اضافہ ہو جائے تو آپ کی کیا رائے ہو گی، ایسا تحفہ جس سے آپ اپنی دینی بہن کو خوشی بہم پہنچائیں گی، ایسی بہن جو ابھی بیماری کے عالم میں حالت نفاس سے گزر رہی ہوں گی، اس کے ذریعہ آپ صلہ رحمی کر سکتی ہیں، ایک مسلمان عورت کو فرحت ومسرت دے سکتی ہیں اور اگر ہدیہ نقد کی شکل میں ہو تو اس سے کسی پریشان حال مصیبت زدہ کی پریشانی دور کر سکتی ہیں، خصوصا ایسے حالات میں جب اسے مالی بحران کا سامنا ہو، آپ ہدیہ دے کر اس کی مدد بھی کر لے جائیں گی اور اس کے جذبات کو ٹھیس بھی نہ پہنچے گا، اور آپ اپنے ان تمام اعمال میں پیارے نبی ﷺ کے اس ارشاد پر کاربند بھی رہیں گی کہ: ((آپس میں ایک دوسرے کو تحفے تحائف دو، اس سے تمہاری باہمی محبت بڑھے گی))...

سونے پر سہاگا ہو گا اگر آپ اس تحفہ میں تربیت اولاد سے متعلق کوئی کیسٹ یا کتابچہ بھی شامل رکھیں، اس طرح آپ اسے خیر وبھلائی کی رہنمائی کر رہی ہوں گی اور اس بات پر اسلامی خاتون کی مدد کر رہی ہوں گی کہ وہ اپنی اولاد کو راہ مستقیم کی تربیت کیسے دیں۔

اللہ سے یہ امید رکھیں کہ یہ بچے کل کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے علمبردار ہوں گے، یقینا اللہ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

خاتمہ:

میری پیاری بہن..

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم سب کو اسلام کی فکر دامن گیر ہے، یہی وہ امتیازی صفت ہے جو ایک داعیہ کو دوسروں سے نمایاں کرتی ہے، وہ اسی فکرِ پیہم میں محو رہتی ہیں کہ کس طرح اپنے دین کو فائدہ پہنچائے؟

اللہ سے دعا ہے کہ میں نے اس کتاب میں جو کچھ بھی ذکر کیا ہے، اسے راہِ دعوت کے لئے بار آور اور اسلامی بھائی بہنوں کے لئے مفید بنا دے..

میں ان دینی بھائیوں کو بھی فراموش نہیں کر سکتی جن کے آراء اور رہنمائیاں میرے لئے دلیل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں...

میں اللہ سے اپنے لئے اور آپ کے لئے اخلاص اور قبول کا سوال کرتی ہوں اور دعا گو ہوں کہ میری کوتاہی اور لغزش کو درگزر فرمائے، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلیّ العظیم۔

سبحانک اللهم وبحمدک ، أشهد أن لا إله إلا أنت ، أستغفرک وأتوب إليک ، وصل اللهم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم ، والحمد لله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه كما ينبغي لجلال وجه ربنا وعظيم سلطانه۔

فہرستِ موضوعات:

مقدمہ-- 3

خاموش داعیہ-- 6

کیا آپ کو بھی؟-- 8

ہر چھوٹے بڑے کام میں نیت کرنا نہ بھولیں-- 9

میری داعیہ بہن-- 16

تائید وحمایت--- 17

خاوند کے تعلق سے دعوتی نسخے-- 20

مؤذن کی ندا-- 20

اپنے خاوند کی مہارتوں کو پہچانئے--- 22

اولاد کے تعلق سے دعوتی نسخے--- 24

اسلامی لائبریریاں--- 25

کیا آپ انہیں اللہ کے لئے محبوب رکھتی ہیں؟--- 26

اولاد کے لئے سب سے قیمتی تحفہ--- 27

اپنے بچوں کو عادی بنائیں-- 31

اندرون خانہ اپنائے جانے والے دعوتی نسخے--- 34

اپنے مہمان خانہ میں ایک چھوٹی سی لائبریری ترتیب دیں----------------------------------- 35

وقت کی قدر واہمیت--- 36

ایک نسخہ کچن کے لئے بھی!! --- 37
اہل خانہ کے تعلق سے دعوتی نسخے --- 39
عائلی اجتماعات میں اپنائے جانے والے دعوتی نسخے --- 41
کیا آپ نے اہل خانہ کے لئے کوئی مجلہ نکالنے کی سوچی؟ --- 44
اس مجلہ کے تعلق سے کچھ معاون نسخے --- 44
کتابی مسابقے --- 48
مسابقہ میں شرکت کرنے والی بہنوں کی حوصلہ افزائی --- 49
اجر وثواب کا دروازہ بہت کشادہ ہے --- 52
دوستوں کے تعلق سے دعوتی نسخے --- 54
کیا آپ نے دوست کے ساتھ کسی معاہدہ کا تجربہ کیا ہے؟ --- 54
پڑوسیوں کے تعلق سے دعوتی نسخے --- 56
خادموں کے تعلق سے دعوتی نسخے --- 58
مختلف النوع دعوتی نسخے --- 60
فوٹو البم --- 60
تحفہ کی اہمیت --- 60
خواتین کی باہمی ملاقاتیں --- 61
خاتمہ --- 66